أحكام الجنائز

جنازہ کے احکام ومسائل

[غسل، کفن دفن اور نماز جنازہ سے لے کر قبر تک]

ترجمہ

ابوخالد جاوید احمد عبدالحق سعیدی

الأردية

سلطانة

أحكام الجنائز

جنازہ کے احکام ومسائل

[غسل، کفن دفن اور نمازِ جنازہ سے لے کر قبر تک]

ترجمہ

ابو خالد جاوید احمد عبد الحق سعیدی

مراجعہ

عبد الصبور عبد النور ندوی
شفیق الرحمٰن ضیاء اللہ مدنی

ح المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد بسلطانة ، ١٤٣٥هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

سعيدي ، جاويد أحمد

أحكام الجنائز / أردو / جاويد أحمد سعيدي -
الرياض ، ١٤٣٥هـ
٨٦ ص ؛ ١٢ × ١٧ سم
ردمك: ٥-٤٥-٨٧١-٩٩٦٠-٩٧٨

١- الجنائز أ- العنوان

ديوي ٢٥٢،٩ ١٤٣٥/٥٣٢٣

رقم الايداع: ١٤٣٥/٥٣٢٣
ردمك: ٥-٤٥-٨٧١-٩٩٦٠-٩٧٨

مقدمہ

ہر قسم کی تعریف اس اللہ کی ہے جو محکم تنزیل [قرآن مجید] میں ارشاد فرماتا ہے.

﴿الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ﴾[الملک:۲]

جس نے موت اور حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے اور وہ غالب اور بخشنے والا ہے.

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں، اس گواہی سے میں اس روز کی کامیابی کی امید رکھتا ہوں جس دن کہ بندے اللہ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] اس کے بندہ اور اس کے رسول ہیں، آپ نے رسالت پہنچادی، امانت ادا کردی، امت کی خیرخواہی کی، اور اللہ کے راستہ میں بھر پور محنت کی یہاں تک کہ آپ اللہ کو پیارے ہوگئے، ہم کو ایک

ایسی روشن شاہراہ پر چھوڑا جس کی راتیں بھی دن کی مانند ہیں اس راستہ سے وہی شخص بھٹک سکتا ہے جس کے مقدر میں گمراہی ہو، درود وسلام نازل ہوں آپ پر ، آپ کی تمام اولاد پراور آپ کے سبھی صحابہ پر ، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم کو بروز قیامت آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] کے زمرہ میں اور آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] کے جھنڈے تلے اٹھائے اور آپ کے حوض کوثر تک ہماری رسائی فرمائے، اور آپ کے دست مبارک سے وہ گھونٹ پلائے، جس کے بعد کبھی بھی ہم پیاسے نہ ہوں گے [آمین]

میرے مسلمان بھائی اور میری مسلمان بہن!

میں آپ سبھی کو اسلام کا ابدی سلام پیش کرتا ہوں جو اہل جنت کی مبارکبادی ہے، سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ.

حمد وصلاۃ کے بعد!

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق فرمائی، اس کو مکرم اور بافضل بنایا، اور اس کی ایسی تکریم کی جو اس سے پہلے کسی اور مخلوق کو حاصل نہ ہوسکی، اس نے اپنے ہاتھ

سے انسان کی تخلیق فرمائی، خود ہی اس میں روح پھونکی، اس کے فرشتے اس انسان کے سامنے سجدہ ریز ہوئے، اللہ نے روئے زمین پر اسے اپنا جانشین منتخب فرمایا اور کائنات کی ہر چیز اس کے تابع کردی.

اللہ تعالی نے فرمایا﴿إِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلائِکَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَراً مِنْ طِيْنٍ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوحِي فَقَعُوْا لَهُ سٰجِدِيْنَ فَسَجَدَ الْمَلائِکَةُ کُلُّهُمْ أَجْمَعِيْنَ إِلَّا إِبْلِيْسَ اسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِيْنَ قَالَ يٰإِبْلِيْسُ مَا مَنَعَکَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اسْتَکْبَرْتَ أَمْ کُنْتَ مِنَ الْکَافِرِيْنَ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِيْنٍ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّکَ رَجِيْمٌ وَإِنَّ عَلَيْکَ لَعْنَتِيْ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ﴾[ص:۷۱تا۷۸]

ترجمہ: جب آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں مٹی سے انسان کو پیدا کرنے والا ہوں سو جب میں اسے ٹھیک ٹھیک کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے [نہ کیا] اس نے تکبر کیا اور وہ تھا کافروں میں سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابلیس! تجھے اسے سجدہ کرنے

سے کس چیز نے روکا؟ جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا کیا تو کچھ گھمنڈ میں آ گیا ہے؟ یا تو بڑے درجے والوں میں سے ہے اس نے جواب دیا کہ میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا ہے ارشاد ہوا کہ تو یہاں سے نکل جا تو مردود ہوا اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت و پھٹکار ہے.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَاراً وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ذَالِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ﴾[غافر:۶۴]

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنا دیا اور تمہاری صورتیں بنائی اور بہت اچھی بنائیں اور تمہیں عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو عطا فرمائیں یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے پس بہت ہی برکتوں والا اللہ ہے سارے جہان کا پرورش کرنے والا.

اہلِ علم فرماتے ہیں کہ علی الاطلاق روئے زمین پر سب سے خوبصورت شکل اولادِ آدم کی ہے، انسان رحمِ مادر سے باہر آیا، اس کی ماں نے اسے زمین

کے اوپر روتا ہوا چھوڑ دیا، انسان کی سائز چھوٹی تھی، وزن خفیف تھا، اس کے اعضاء و جوارح کمزور تھے، مچھر اور مکھیاں اسے اذیت پہنچاتے، نجاست و گندگی اس کا پیچھا کر رہی تھی کہ اس حال میں اس نے دنیا میں قدم رکھا، وہ اس دنیاوی ساز وسامان کا ذرا سا مالک نہ تھا، اس کی شرمگاہ پر کوئی چیز ڈھکی ہوئی نہ تھی، نہ اس کے قدموں میں طاقت تھی.

کتنی پاک ہے وہ ذات! جس نے اس کو اس کے ماں کی رحم سے نکالا ؟ عریاں بدن ہونے کے بعد کس نے اس کو تن پوش کیا؟ اس کی زبان کو کس نے قوتِ گویائی عطا فرمائی؟

کس نے دونوں کانوں کو قوتِ سماعت مرحمت کی؟ کس نے دونوں آنکھوں کو قوتِ بصارت [بینائی] عطا فرمائی؟ کس نے دونوں پاؤں کو چلنے کے طاقت عطا کی؟ کس نے اس کو درست انسانی شکل عنایت کی؟

کس نے اسے کھلایا، پلایا اور اسے ٹھکانہ دیا؟ کس نے عقل کو سوچنے اور تدبیر کرنے کی نعمت عطا کی؟ کس نے اسے دھڑکتا ہوا دل اور سانس لیتے

ہوئے گردے عطا کیئے؟ کس نے اسے اسلام کی ہدایت دی، اس کی بصیرت کو منور کیا اور اسے ہدایت کی توفیق بخشی؟ کس نے اس کو بیوی بچے [اولاد] عطا کیئے؟ کون اس کی روزی کا ذمہ دار قرار پایا؟ کون ہے جو اس کی بیماری میں اسے شفا دیتا ہے؟ کس نے اس کو تعلیم دی؟ کس نے اس کو سمجھنے کا مادہ دیا؟ کون ہے کہ جب دنیا اپنی کشادگی کے باوجود تنگ ہو جاتی ہے، اور اس کا نفس اس کے لئے تنگ ہو جاتا ہے، تو اس کی مصیبت دور فرماتا ہے ؟ کون ہے جو اس کے اوپر صبح و شام اپنی ظاہری اور باطنی نعمتوں کی بوچھار کرتا ہے؟ اللہ کی قسم! اللہ کا حوالہ دے کر میں تم سے پوچھتا ہوں کہ مجھے جواب دو کہ وہ ہستی کون سی ہے؟ بے شک وہ اللہ رب العالمین ہے.

یقیناً، اللہ وہ ہے جس نے ساتوں آسمانوں کو بغیر ستون کے کھڑا کیا، یقیناً اللہ وہ ہے جس نے ساتوں زمینیں بچھائیں، بے شک وہ فیاض، عظیم، سخی، نیک اور رحم کرنے والا ہے، بے شک وہ اللہ ہے جو بڑا بابرکت ہے، جو سب سے بہتر تخلیق کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن

سُلٰلَةٍ مِنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَانٰهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴾[المؤمنون۱۲تا۱۶]

ترجمہ: یقیناً ہم نے انسان کومٹی کے جوہر سے پیدا کیا، پھر اسے نطفہ بنا کر محفوظ جگہ میں قرار دے دیا پھر نطفہ کو ہم نے جما ہوا خون بنا دیا، پھر اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا کر دیا. پھر گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیاں بنا دیں، پھر ہڈیوں کو ہم نے گوشت پہنا دیا، پھر ہم نے اس کو نئی شکل دی، برکتوں والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مر جانے والے ہو پھر قیامت کے دن بلا شبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے.

لہٰذا اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک نہایت ہی اہم مقصد کی خاطر پیدا کیا ہے اور وہ مقصد اللہ واحد لاشریک کی عبادت ہے.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾

[الذاریات:٥٦]

ترجمہ: میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں.

انسان کو پیدا اس لئے کیا گیا تا کہ اس کی تخلیق سے اس مقصد کی تکمیل ہو سکے ،انسان اپنی خواہش کا پجاری، شہوت پرست، مال پرست، دنیا پرست اور نہ ہی وہ کوئی مخلوق پرست ہے، بلکہ وہ تو اللہ وحدہ لاشریک کا بندہ ہے اس کی ذمہ داری ہے کہ اللہ رب العالمین کے اس خالص عبودیت کو مکمل طور پر بجا لائے اور اتباع کرتے ہوئے اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرے ،انسان نے جب دنیا میں تخلیق پائی اس کا پہلا مقابلہ اس کے دشمن شیطان کے ساتھ ہوا.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا﴾

[فاطر:٦]

ترجمہ: یادرکھو! شیطان تمہارا دشمن ہے، تم اسے دشمن جانو.

انسان اس دنیا میں اپنے سفر کا آغاز کرتا ہے اور اسے پتہ نہیں ہوتا کہ کون سی چیز اس کے لئے لکھی گئی ہے اور کون سی چیز اس سے اوجھل کردی گئی ہے وہ اس زندگی [دنیا] کی حلاوت وکڑواہٹ، رنج وغم، مصائب وآلام، بیماریوں ،جنگوں ،زلزلوں ،حادثات ،اور نعمت وعذاب سے ٹکراتا [دوچار ہوتا] رہتا ہے کیونکہ یہ دنیا کی زندگی ابتلا وآزمائش کی جگہ ہے، ہمیشگی اور ابدی جگہ نہیں ہے.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً﴾ [الملک:۲]

ترجمہ: کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے.

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ إِمَّا شَاكِراً وَ إِمَّا كَفُوْرَاً﴾ [الانسان:۳]

ترجمہ: ہم نے اسے راہ دکھائی اب خواہ وہ شکرگزار بنے یا ناشکرا.

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بیکار پیدا نہیں فرمایا اور اس کو دائیں و بائیں بھٹکتا ہوا

نہیں چھوڑ دیا بلکہ اس نے رسول بھیجے ،مخلوق کے لئے واضح آسمانی کتابیں نازل کیں، لہٰذا ان سب کے بعد مخلوق میں سے کسی کے لئے کوئی حجت باقی نہیں رہ جاتی.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿رُسُلاً مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزاً حَكِيْماً ﴾[النساء:١٦٥]

ترجمہ: ہم نے انہیں رسول بنایا ہے، خوشخبریاں سنانے والے اور آگاہ کرنے والے تاکہ لوگوں کی کوئی حجت اور الزام رسولوں کے بھیجنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر نہ رہ جائے. اللہ تعالیٰ بڑا غالب اور بڑا باحکمت ہے.

کچھ لوگ تو ذہین وفطین ہیں ان کو اس دنیاوی زندگی سے دھوکہ نہیں ہوسکتا اور وہ اس کی طرف مائل بھی نہیں ہوتے بلکہ وہ تو جانتے ہیں کہ یہ دنیاوی زندگی بڑی ہی مختصر ہے اور ان کے لئے اعمال صالحہ سے مزین ہونا ضروری ہے اور ان کو معلوم ہے کہ انتقال ہو جانے کے بعد کسی بھی حال میں اس دنیا کی

طرف لوٹائے نہیں جائیں گے.

اسی طرح ان کو یہ بھی معلوم ہے کہ ان کے سامنے ایک عظیم اور ایک دشوار کن طویل سفر ہے اور ان کو یہ پتہ ہے کہ قیامت کے روز رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے اور وہ ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دے گا اگر عمل نیک ہے تو بدلہ نیک اور اگر عمل برا ہے تو بدلہ بھی اسی جیسا .ایسے لوگوں کو آپ دیکھیں گے کہ اپنے سفر اور ٹھکانہ کے لئے لگاتار تیار رہتے ہیں.

جب کہ کچھ لوگ کوتاہی اور اپنے تعلق سے غفلت برتتے ہیں، اور اس دنیا کی طرف جھک جاتے ہیں، اس سے دھوکہ کھا جاتے ہیں اور طویل آرزوئیں کرتے ہیں اور اس سستی کے نتیجے میں گناہوں اور غفلتوں کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں اور طاقت سے زیادہ اپنے آپ پر بوجھ اٹھاتے ہیں پھر ان گناہوں سے سچی توبہ نہیں کرتے اور اپنے ناصح بھائیوں کی نصیحتوں سے اور علماء و مجتہدین سے مستفید نہیں ہوتے، آپ ایسے لوگوں کو دیکھیں گے کہ لہو لعب میں اپنی زندگی پوری غفلت کے ساتھ گزارتے ہیں .اسے احساس بھی

نہیں ہو پاتا کہ اچانک ملک الموت اس کے آنگن میں آ دھمکتا ہے اور اب وہ اپنی گزری ہوئی زندگی کے لمحات کی اصلاح کرنے پر قادر نہیں ہے کیونکہ اس کی زندگی ختم ہو چکی، جدائی کا لمحہ اور پنڈلیوں کے پنڈلیوں سے مل جانے کا وقت قریب آ چکا ہے، اور رنج و ندامت اس کے دل کو چھلنی اور پارہ پارہ کر رہے ہیں، موت کا فرشتہ اس کے سرہانے ہے اور اب یہ اسے وصیت کرنے، گفتگو کرنے اور تقرب الی اللہ کا کوئی عمل کرنے کی مہلت نہیں دینے والا ہے آپ دیکھیں گے کہ رنج و غم میں ڈوبی ہوئی اس کی یہ نظریں ان ننھے بچوں کو دیکھ رہی ہیں کہ چیخ رہے ہیں، چلا رہے ہیں اور اپنے باپ کو آواز دے رہے ہیں یہ چاہتے ہیں کہ یہ ان کو کھلائے، ان کے ساتھ ہنسی مذاق کرے، چاہتے یہ ہیں کہ ان کے والد ان کے ساتھ رہیں ان کو اس کے شفقت کی خواہش ہے، یہ اس کی مسکراہٹ کے منتظر ہیں، چاہتے یہ ہیں کہ یہ ان کے لئے کوئی چیز خرید دے یا ان کی زندگی میں ان کے ساتھ شریک ہو جائے، اور یہ شخص اپنی اس رفیقہ حیات کی جانب دیکھتا ہے جس نے اس

کے ساتھ زندگی گزاری ہے اور اس کے علاوہ کسی اور سے شادی بھی نہیں کرنا چاہتی ہے، اسے خود پتہ نہیں کہ اس کی رحلت کے بعد اب یہ اپنے اور اپنی اولاد کے لئے کیا کرے بڑا ہی افسوس ہے کہ ان کے پاس ایک آنے والا آیا جس نے ان کے باپ کو ان سے چھین لیا وہ آنے والا ان کی کفالت کرنے والے کو روانہ کر لے کیا آنے والے نے ان کے بیچ جدائی ڈال دی، ایک ایسا زائر آیا جو دروازں پر دستک نہیں دیتا، پہرے دار سے خوف زدہ نہیں ہوتا، بڑے کی تکریم نہیں کرتا، چھوٹے پر رحم نہیں کرتا، کسی سے اجازت نہیں لیتا اور نہ ہی کسی کو مہلت دیتا ہے.

اب تجھے بالکل یقین ہو چکا ہے کہ تو قطعی طور پر جدا ہونے والا ہے، تیرے سامنے غیب کی چیزیں واضح ہو گئیں، دنیا اپنی حقیقت کے ساتھ منکشف ہو گئی ،تو یقیناً کھیل کود اور دھوکہ میں مبتلا تھا.

اس وقت تمہارا سابقہ موت کی بے ہوشیوں ، مدہوشیوں اور اس کے سخت کھنچاؤ سے ہو رہا ہے، اس وقت تم اس دنیا میں واپس ہونا چاہتے ہو، تا کہ

تمہیں ایک سجدہ کرنے یا ایک تہلیل وتسبیح یا تحمید کا موقع ہاتھ آجائے لیکن معاملہ تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے اور نہ ہی تمہارے اندر اس کی استطاعت ہے اب تو حسرت وافسوس، ندامت اور تمہاری سزاؤں میں اضافہ ہی ہونے والا ہے.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿حَتَّى إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْ أَعْمَلُ صَالِحاً فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ﴾[المؤمنون:۹۹،۱۰۰]

ترجمہ: یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے اے میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹا دے کہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کرلوں ہرگز ایسا نہیں ہوگا یہ تو صرف ایک قول ہے جس کا یہ قائل ہے، ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے، ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک.

میرے بھائی اور میری بہن!

اب انسان کے اس دنیاوی زندگی سے کوچ کرنے اور اس کے دارالآخرت کی جانب منتقل ہونے کا وقت ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی اس کی مخلوق کے بیچ سنت رہی ہے، یقیناً یہ موت ہے، یہ ایک حادثہ ہے، یہ مصیبت ہے، یہ تو موت کا گھونٹ ہے جسے ہر انسان کو کسی نہ کسی وقت چکھنا ہی ہے.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتُ﴾[آل عمران:١٨٥]

ترجمہ: ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے.

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿إِنَّکَ مَيِّتٌ وَ إِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنُ﴾[الزمر:٣٠]

ترجمہ: یقیناً خود آپ کو بھی موت آئے گی اور یہ سب بھی مرنے والے ہیں.

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿ اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكُكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةُ﴾[النساء:٧٨]

ترجمہ: تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں آ پکڑے گی، گو تم مضبوط قلعوں میں ہو.

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَإِنَّهُ

مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ إِلىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾[الجمعۃ:٨]

ترجمہ: کہہ دیجئے! کہ جس موت سے تم بھاگتے پھرتے ہو وہ تو تمہیں پہنچ کر رہے گی پھر تم سب چھپے کھلے کے جاننے والے [اللہ] کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں تمہارے کئے ہوئے تمام کام بتلا دے گا.

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: لذتوں کو کاٹ دینے والی یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو [ترمذی: حدیث: ٢٤٦٠، نسائی: حدیث: ١٨٢٥، مسند احمد ٢/ ٢٩٣ ترمذی نے اسے حسن غریب قرار دیا ہے.

موت اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی اور اس کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے ہمیں نہیں معلوم کہ روئے زمین پر کوئی ایسی طاقت ہے جو اس کا مقابلہ کرسکتی ہو، موت تو کسی سے ڈرتی نہیں اور کسی سے خوف زدہ بھی نہیں ہوتی، موت نے کتنے بادشاہوں کو ان کے تخت وتاج سے اتار دیا، اور موت

نے کتنے بچوں کو ان کی ماں سے دودھ پینے کی حالت میں ہی اچک لیا ،موت نے کتنے ہی میاں بیوی کے مابین جدائی کروادی ، یہ موت لذتوں کو ختم کردینے والی ، جماعتوں کو الگ کردینے والی ، بچوں کو یتیم کردینے والی ،عورتوں کو بیوہ بنادینے والی ، آرزوؤں کو کاٹ دینے والی ہے ،موت نے کتنے ہی گھروں کو غم میں مبتلا کرڈالا ،اور کتنے ہی بچے اپنے والدین کی جدائی پر رو پڑے ، یقیناً یہ سب کچھ اس موت نے کیا جس کو کتنا ہی ذکر کیوں نہ کیا جائے پر اس کا تذکرہ ناکافی ہوگا ،موت تو دلوں کو نصیحت دلانے اور آنکھوں کو رلانے کے لئے ہی کافی ہے.

عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں :اس شخص کا معاملہ انتہائی تعجب خیز ہے جسے موت آتی ہے ور اس کی عقل اس کے ساتھ ہوتی ہے پر وہ موت کی کیفیت کیسے بیان نہیں کرسکتا ؟ جب ان کی جانکنی کا وقت آیا تو ان کے بیٹے نے ان کا قول یاد دلایا اور کہا کہ آپ اس کی کیفیت بیان کیجئے انہوں نے کہا کہ اے بیٹے ! موت کی کیفیت بیان سے باہر ہے مگر میں تم سے کہتا ہوں کہ مجھے ایسا محسوس

ہورہا ہے گویا رضوی پہاڑ میری گردن پر آ گرا ہے اور میرے معدے میں کانٹے ہی کانٹے ہوں اور ایسا لگ رہا ہے کہ میری جان کسی سوئی سے نکل رہی ہے [امام ذہبی نے اس قصہ کو سیر اعلام النبلاء [۳/۵۷] میں ذکر کیا ہے]

اللہ اکبر! یہ تو ایک صحابی کا کہنا ہے پھر ہم اس تعلق سے کیا کہہ سکتے ہیں؟ موت کا گھونٹ تو انتہائی کڑوا ہے، موت میں سختی ہے اور ہر شخص اس سے خوف زدہ ہے.

میرے بھائی اور میری بہن!

سبھی کو جاننا چاہئے کہ جاں کنی کے عالم میں تکلیف کی شدت کا احساس صرف اسی کو ہوتا ہے جو اسے چکھتا ہے، اور جس نے اسے چکھا ہی نہیں وہ تو محض اپنے اوپر آئی ہوئی مصیبتوں سے ایک حد تک قیاس آرائی ہی کرسکتا ہے، نزع کی یہ تکلیف بذات خود روح جھیلتی ہے جس سے سبھی اعضاء دہل جاتے ہیں، سر سے لے کر پیروں تک انسان کے جسم کی ہر نبض، ہر ایک عضو

، ہر ایک جوڑ ، ہر ایک بال نزع کی یہ تکلیف برداشت کرتا ہے لہٰذا اس کی دردناکیوں کے بارے میں مت پوچھئے.

انہوں نے مزید کہا: موت کی تکلیف تلوار کی ضرب، آرا کی کٹائی، قینچی کے کترپن سے کہیں زیادہ ہے، کیونکہ تلوار و آرے یا دیگر کسی چیز کی تکلیف اس لئے محسوس کی جاتی ہے کیونکہ ان کا تعلق روح سے ہوتا ہے پر اس وقت کیفیت کیا ہو سکتی ہے جب بذات خود روح ہی کو کھینچا اور نکالا جا رہا ہو ، مصیبت زدہ تو اپنے دل اور اپنی زبان میں موجود قوت کی بنا پر چیخ سکتا ہے، لیکن جانکنی کے عالم میں مبتلا شخص کی آواز اور اس کی چیخ و پکار کٹ جاتی ہے، اس کی قوت کمزور ہو جاتی ہے اور اس کی طاقتیں ماند پڑ جاتی ہیں ، کیونکہ مصیبت بڑی ہی سخت اور اس کے دل پر انتہائی شاق ہے جبھی تو یہ اس کے جسم کے ہر عضو پر غالب آ چکی ہے اور اس نے ہر عضو اور ہر حصہ کو کمزور و ناتواں کر کے رکھ دیا ہے [اور کیفیت یہ ہے] کہ چیخ و پکار تک کی قوت بھی اس کے اندر موت نے باقی نہیں چھوڑی ہے.

اور جہاں تک عقل کا مسئلہ ہے تو اس کے اوپر موت کی تکلیف چھا چکی ہے اور اس کو بے چین کر کے رکھ دیا ہے، اور موت نے زبان کو گونگا کر کے رکھ دیا ہے، اسی نے اعضاء کو ناتواں کر کے رکھ دیا ہے، اور جانکنی کے عالم میں مبتلا شخص کی چاہت ہے کہ کاش! وہ چیخ سکتا کسی کو پکار سکتا، مگر اب عالم یہ ہے کہ طاقت اس سے سلب ہو چکی ہے [طاقت نہیں رہ گئی] اب اگر اس میں کوئی قوت رہ گئی ہے تو اس کے حلق اور اس کے سینہ سے روح کے نکلنے اور اس کے کھینچے جاتے وقت ڈکار اور غرغرہ کی آواز نکل رہی ہوتی ہے، اب اس کا رنگ متغیر ہو چکا ہے، جسم کے اندر و باہر تکلیف اس قدر سرایت کر چکی ہے کہ پہلے تو اس کے دونوں پاؤں سرد ہوئے، اور اب اس کی دونوں پنڈلیاں اور اس کی دونوں رانیں سرد پڑ چکی ہیں، جسم کے ہر عضو کے اوپر موت کی بے ہوشیاں اور تکلیفیں یکے بعد دیگرے طاری ہو رہی ہے کہ اب وہ حلقوم تک جا پہونچی ہے، اور اب اس کی نگاہ دنیا اور اہل دنیا سے کٹ جاتی ہے، اس سے توبہ کا دروازہ بند کر دیا جاتا ہے اور حسرت وافسوس اسے گھیر لیتے ہیں.

ہم بزرگ وفیاض، نیک اور رحم فرمانے والے اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ موت کی بے ہوشیوں پر ہماری مدد فرمائے اور ہم کو [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ] پر ایمان رکھتے ہوئے اسے کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا سے رخصت ہوتے وقت آخری کلام بنائے [آمین]

بھائیو! اگر ہم میں سے کسی کو جانکنی کے عالم میں مبتلا شخص کے پاس حاضر ہونے کا موقع ملے، تو اسے اس شخص کو شہادت کی تلقین کرنے میں جلدی کرنا چاہئے، اگر اللہ تعالیٰ اسے شہادت ادا کرنے کی توفیق دے دے تو پھر اس سے بات چیت نہ کرے اس لئے کہ اللہ کے نبی [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا ہے کہ جس کا آخری جملہ [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ] ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا [امام احمد نے اسے اپنی مسند [۳۱۱۶] [۲۳۳/۵] میں روایت کیا ہے.

جب روح قبض ہوجائے، تو دونوں آنکھیں ڈھانپ دی جائیں، اس [میت] کے حق میں دعا کی جائے، اس کے چہرہ کو ڈھک دیا جائے اور مسلمان مصیبت کے آنے پر [إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ] پڑھے.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا إِنَّا

لِلّٰہِ وَإِنَّـا إِلَیْـہِ رَاجِعُوْنُ أُوْلٰیِکَ عَـلَیْهِـمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُوْلٰئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴾[البقرہ:۱۵۵،۱۵۷]

ترجمہ: اوران صبر کرنے والوں کوخوش خبری دے دیجئے جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہےتو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ان پران کے رب کی نوازشیں اوررحمتیں ہیں اوریہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں.

کسی کی وفات ہو جانے پر انسان جزع فزع نہ کرے، بلکہ صبر اور دعا سے کام لے اور دھیان رکھے کہ جس ذات نے اسے مردہ کیا ہے وہی اس انسان کے پاس[ایک روز] آئے گی ،اور ہرانسان کی موت کا ایک وقت متعین ہے،وہ نہ تواس سے پہلے آئے گی اورنہ ہی اس کے بعد آئے گی.

اس کونہلانے اورکفنانے کے لئے اس جگہ لے جائے جہاں مردوں کوغسل دلایا جاتا ہے،اوروہاں سے مسجد[جنازہ پڑھی جانے والی جگہ] لے جائے، تاکہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے ،اوراس کے بعد اسے اس کے گھر اور آخرت کی پہلی منزل[قبر] لے جایا جائے.

وفات پائے ہوئے شخص کی جانب سے قرضہ کی ادائیگی میں جلدی کی جائے، ابو ہریرہ [رضی اللہ عنہ] سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا کہ مومن کی روح اس کے قرض کی وجہ سے اس وقت تک معلق رہتی ہے، جب تک کہ یہ قرض اس کی طرف سے ادانہ کردیا جائے [امام ترمذی نے اسے [۱۰۷۸] اور ابن ماجہ نے [۲۴۱۳] روایت کیا ہے]

میرے مسلمان بھائی اور میری مسلمان بہن!

آیئے! بھائی چارہ پر مبنی ہم اس کتاب کے ذریعہ اس ناتواں انسان کے انجام سے روشناس ہوتے ہیں جو بغیر مال و اولاد اور ساتھیوں کے اس دنیا سے رخصت ہوگیا، موت سے، میت کو نہلانے اور کفنانے، اس کی نماز جنازہ پڑھنے اور اسے دفنانے کے طریقوں سے آگاہ ہوتے ہیں۔.

اللہ بزرگ برتر سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو ہمارے دلوں کے لئے باعث نصیحت بنائے، اور یہ کتاب ہمیں برائیوں سے محفوظ اور آگاہ رکھے، ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اس عمل کو شرفِ قبولیت سے

نواز دے، اور اس کتاب کی اشاعت میں شریک ہونے والے ہر شخص کو بہتر اجر سے نوازے، اس کتاب کو نفع بخش بنائے اور اسے خالص اپنی رضا کا ذریعہ بنائے، وہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے اور مخلوق میں سب سے برگزیدہ ہستی اور ہمارے نبی محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] کے اوپر اور ان کی اولاد اور ان کے تمام ساتھیوں پر درود وسلام نازل ہوں.

میت کوغسل دلانے کے لئے درج ذیل اشیاء استعمال کی جاتی ہیں

[١] نہلائے جانے سے قبل مردہ کے کپڑوں کو کاٹنے کے لئے قینچی [٢] غسل دینے والے کے دونوں دستانے [٣] پتی [بلیڈ] [٤] کپور کی پسائی کے لئے ہاون دستہ [٥] پلاسٹک کے لفافے [تھیلیاں] [٦] شیمپو [٧] بیری [٨] کپور [٩] غسل دینے کے لئے ناک کی پٹی [١٠] روئی [١١] پانی [١٢] پاکیزہ خوشبو [١٣] مشک [١٤] مردہ کو کفنائے جانے سے قبل استعمال کی جانے والی خوشبو [١٥] اسپنج [١٦] ناخن تراش.

یہ وہی ابن آدم ہے جو زندگی سے جدا ہو چکا ہے اور ایسا جامد لوتھڑا بن چکا ہے جس کے اندر کوئی حرکت نہیں اور سوائے اس کی شرمگاہ ڈھانپنے کے سارے لباس اتار دیئے گئے اور تختیوں پر نہلانے کے لئے رکھ دیا گیا ہے اللہ اکبر! دنیا والے کہاں ہیں کہ عبرت حاصل کریں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتُ﴾

ترجمہ: ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے [آل عمران:١٨٥]

تصور کیجئے!

اب کہاں ہیں اس کی دونوں نگاہیں جن سے وہ دیکھتا تھا؟اب کہاں ہیں دونوں کان جن سے وہ سنتا تھا؟اب کہاں ہیں دونوں ہاتھ جن کو وہ حرکت دیتا تھا؟اب کہاں ہے وہ سر جسے اٹھا کر چلتا تھا؟اب کہاں ہے وہ بدن؟ بے شک اسے تختیوں پر لٹا دیا گیا ہے،اس کے دنیاوی لباس اتار دیئے گئے ،اب اس کے اندر روح نہیں' طاقت نہیں اور کوئی حرکت نہیں.

میت کو نہلانے کا طریقہ

نہلانے والا میت کی دونوں پنڈلیوں اور ناف کے حصوں کو لازمی طور پر ڈھک دے،اس کے کپڑوں کو اتار دے،غسل دی جانے والی چار پائی کے اوپر بائیں جانب سے تھوڑا سا جھکا کر اس کے پاؤں کی طرف اسے لٹا دے، تا کہ اس کے جسم سے خارج ہونے والا پانی اور دیگر چیزیں نیچے گر جائیں.

اس کے بعد غسل دینے والا میت کے جوڑوں کو نرمی سے درست کرے مونچھ کے بال اگر لمبے ہوں تو اسے تراش دے ،اس کے ناخن اگر لمبے

ہوں تو انہیں کاٹ دے، اس کے بغل کے بالوں کو صاف کرے اور ناف کے نیچے والے حصہ کے قریب نہ جائے، کیونکہ وہ یقیناً ستر ہے.

غسل دینے والا میت کے سر کو اپنی بیٹھک کے قریب تک اٹھائے [آدھی پنڈلی] پھر اپنے ہاتھ کو اپنے پاؤں پر پھیرے اور اسے نرمی سے نچوڑے تا کہ اس سے خارج ہونے والی چیزیں نکل سکیں.

غسل دینے والا کثرت سے میت کے جسم پر پانی انڈیلے، پھر اپنے بائیں ہاتھ میں کھردرا کپڑا لپیٹ کر میت کو طہارت کروائے اور نجاست کو پانی سے صاف کرے، اور غسل دینے کی نیت کرے، بسم اللہ پڑھ کر اسے اسی طرح وضو کرائے جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے، مگر مضمضہ اور استنشاق نہ کرائے [کلی نہ کروائے اور نہ ہی ناک میں پانی چڑھائے]، ان دونوں کی جانب سے یہی کافی ہے کہ غسل دینے والا اپنی انگلیوں سے میت کے دانتوں اور اس کے جبڑوں کا مسح کرائے [ان پر پھیرے] یا ان دونوں پر پانی سے بھگو کر ایک کپڑا پھیرے، اور یہ پانی اس کے منہ اور ناک

میں داخل نہ کرے.

پھراس کے سراوراس کی داڑھی کو بیری کے پتہ سے دھلے،اگر نجاست کے ازالہ کے لئے بیری نا کافی ہو،تو صابن اور شیمپواور برش یا پھر نجاست کوزائل کرنے والی دیگر چیزیں شروع ہی سے لے لے،اوراس کے جسم کے دائیں اعضاء سے غسل دیناشروع کرے، اس کے دائیں ہاتھ کو اور اس کے کندھوں کودھلے،اس کے بعداس کے دائیں کندھےاوردائیں پہلوکودھلے ،اس کی داہنی ران،اس کی پنڈلی اوراس کے پاؤں کودھلے.

اس کے بعد اسے اس کے بائیں پہلو پر کردے پھراس کی پیٹھ کے داہنے حصےکودھلے، پھراسی طرح اس کے بائیں پہلوکودھلے پھراس کوداہنی کروٹ لٹائے اوراس کی پیٹھ کے بائیں حصےکودھلے،اورنہلانے میں صابون کے ساتھ بیری کااستعمال کرے.

غسل دینے کی تعداد [کتنی مرتبہ غسل دیا جائے؟

ام عطیہ [رضی اللہ عنہا] سے مروی ہے کہتی ہیں کہ اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے، جب ہم آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] کی بیٹی کو غسل دے رہی تھیں، آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا کہ ان کو پانی اور بیری سے تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو [امام بخاری نے اس حدیث کو روایت کیا ہے][۱۲۵۴]

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز [رحمہ اللہ] بلوغ المرام کی کتاب الجنائز میں اپنی تشریح کے دوران فرماتے ہیں جس کا خلاصہ ہے کہ سب سے کم تر تعداد تین بار کا غسل دینا ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی ضرورت نہ رہ جائے تو پھر بھی تین بار دھلا جائے تا کہ مکمل صفائی وستھرائی ہو سکے [دیکھئے بلوغ المرام کی کیسیٹ ،کتاب الجنائز ،پہلی کیسیٹ کا دوسرا حصہ]

مستحب یہ ہے کہ آخری بار [کپور] سے غسل دیا جائے، کیونکہ اس سے میت کا بدن پاک اور سرد ہو جاتا ہے، لہٰذا اسی لئے آخری بار کے غسل دینے میں کپور کا استعمال کرے، تا کہ اس کا اثر باقی رہ جائے.

جب میت کو غسل دے کر فارغ ہو جائے، تو اس کے جسم کو کپڑا یا اس جیسی کسی چیز سے خشک کرے، اور اگر میت عورت ہے، تو اس کے سر کے بال کی تین چوٹی باندھے، اور پیچھے کی جانب ان چوٹیوں کو لٹکا دے.

میت کو کفن پہنانا

تین چادریں ایک دوسرے کے اوپر لپیٹ دی جائیں ، پھر میت کو لایا جائے ، چادروں کے اوپر اسے چت لٹا دیا جائے ، پھر عمدہ قسم کی خوشبو لائی جائے ، اسے میت کے جسم اور اس کے پچھواڑے کے اوپری حصہ پر روئی سے لگا دیا جائے ، اور اس کے اوپر ایک مضبوط کپڑا باندھا جائے ، اور یہ خوشبو آمیز روئی اس کی دونوں آنکھوں ، اس کے منہ ، اس کے دونوں کانوں ، اس کے اعضائے سجدہ [اس کی پیشانی ، ناک ، دونوں ہاتھ ، دونوں گھٹنے ، دونوں پیروں کے کنارے اور دونوں بغل اور دونوں گھٹنوں کو اور اس کی ناف پر لگائی جائے اور کفن کے بیچ بیچ اور میت کے سر میں لگائی جائے .

پھر بڑی چادر کے اوپری حصہ کو بائیں جانب سے کر کے اس کے دائیں پر گزارے [لے آئے] ، پھر اس کے داہنے کنارہ کو اس کے بائیں پہلو پر گزارے ، دوسری اور تیسری مرتبہ بھی اسی طرح کرے ، چادروں کے بڑھے ہوئے حصوں کو پائتانے کی بنسبت اس کے سرہانے [زیادہ] رکھا

جائے اور بچے ہوئے حصہ کو اس کے سر کے پاس اکٹھا کرے اس کے سر پر چھوڑ دے، اور [دوسری جانب کے] بچے ہوئے حصہ کو اس کے دونوں پاؤں کے اوپر چھوڑ دے، پھر چادروں کے اوپر گرہ لگائے تا کہ یہ چادریں بکھر نہ جائیں اور ان گرہوں کو قبر میں کھولا جائے.

نماز جنازہ کی فضیلت

ابو ہریرہ[رضی اللہ عنہ] سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول[صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: جو شخص نماز جنازہ پڑھائے جانے تک جنازہ میں حاضر رہا، اس کو ایک قیراط اجر ملتا ہے، اور جو شخص نماز جنازہ پڑھائے جانے اور میت کو قبر میں دفن کیے جانے تک حاضر رہا تو اسے دو قیراط اجر ملتا ہے. پوچھا گیا کہ دو قیراط کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑوں کے مانند[اسے امام بخاری نے ۱۳۲۵] اور امام مسلم نے[۹۴۵] میں روایت کیا ہے].

نماز جنازہ کا حکم

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، اگر کچھ لوگ اسے پڑھ لیتے ہیں تو بقیہ اور لوگوں کا پڑھنا ضروری نہیں رہ جاتا، بلکہ ان کے حق میں اس کا حکم سنت کا رہ جاتا ہے، اور اگر سبھی لوگ ہی اسے نہ ادا کریں، تو یہ سب گنہ گار قرار پائیں گے.

نماز جنازہ کی شرطیں

نیت کرنا ،قبلہ رو ہونا ، ستر پوشی کرنا ، نمازی اور جائے نماز کا پاک ہونا ، نجاست سے محفوظ رہنا، نمازی اور میت [دونوں] کا صاحبِ اسلام ہونا.

نماز جنازہ کے ارکان

قیام کرنا ، چار تکبیریں کہنا، سورہ فاتحہ پڑھنا ، نبی [صلی اللہ علیہ وسلم] کے اوپر درود بھیجنا، میت کے حق میں دعا کرنا، ترتیب کا لحاظ رکھنا اور سلام پھیرنا.

نماز جنازہ کی سنتیں

ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کرنا، قراءت سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنا ،نماز جنازہ پڑھنے والے کا اپنے اور مسلمانوں کے حق میں دعا کرنا ، سری انداز سے قراءت کرنا ، چوتھی تکبیر کہنے اور سلام سے پہلے تھوڑا سا ٹھہر جانا ، داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر رکھنا ، اور سلام پھیرتے وقت دائیں جانب مڑنا.

نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ

میت اگر کوئی مرد ہے تو امام اس کے سینہ کے پاس کھڑا ہو، اور اگر میت کوئی عورت ہے تو امام اس کے بیچ [کمر کے پاس] کھڑا ہو، مقتدی امام کے پیچھے کھڑے ہوں، مقتدیوں کا تین صف بنانا سنت ہے، امام تکبیر تحریمہ کہے، اس کے فوراً بعد اعوذ باللہ کہے، دعائے استفتاح [اللّٰھم باعد بینی ....الخ] نہ پڑھے، بسم اللہ پڑھے، سورہ فاتحہ پڑھے اور اللہ اکبر کہے، اور اس کے بعد نبی [صلی اللہ علیہ وسلم] کے اوپر ایسے ہی درود بھیجے جس طرح نماز کے دوران تشہد میں درود بھیجتا ہے پھر اللہ اکبر کہے اور جنازہ کی دعا پڑھے، ان دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی ہے.

﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مُنْقَلَبَنَا وَمَثْوَانَا وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهِ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَاراً خَيْراً مِّنْ دَارِهِ وَ أَهْلاً خَيْراً مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجاً خَيْراً مِّنْ

زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهُ اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهٖ عَلَى الإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانْ.﴾

ترجمہ: اے اللہ! ہم میں سے زندوں کو اور ہمارے مردوں کو اور ہم میں سے جنازہ میں حاضر لوگوں کو اور غیر حاضر لوگوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو بخش دے تو ہمارے ٹھکانوں سے واقف ہے اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ! ہم میں تو جس کو زندہ رکھ اسے اسلام اور سنت کے اوپر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو وفات دے اسے انہیں دونوں پر وفات دے اے اللہ! بخش دے اسے اور رحم فرما اس پر اور عافیت دے اسے اور درگزر فرما اس سے اور اچھی کر مہمان نوازی اس کی اور کشادہ کر دے اس کی قبر کو اور دھو دے اس کے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے اور صاف کر دے اسے گناہوں سے جیسے تو نے صاف کیا ہے سفید پوشاک کو میل کچیل سے اور بدلے میں دے اسے گھر زیادہ بہتر اس کے گھر سے اور گھر والے زیادہ بہتر اس کے گھر

والوں سے اور بیوی زیادہ بہتر اس کی بیوی سے اور داخل فرما اسے جنت میں اور بچا اسے قبر کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اور کشادہ کردے اس کی قبر کو اور روشنی عطا فرما اس کی قبر میں، اے اللہ تو ہمیں اسلام پر زندہ رکھ اور جب ہمیں وفات دے تو ایمان کی حالت میں وفات دے.

اگر میت عورت ہو تو مونث کی ضمیر کے ساتھ ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهَا﴾ [اے اللہ! تو اسے بخش دے] پڑھے.

اگر میت بچہ کی ہے تو جتنا ممکن ہو بکثرت دعا کرے، کیونکہ اس سلسلے میں کوئی ثابت شدہ دعا نہیں ہے، اس کے حق میں یہ دعا پڑھی جا سکتی ہے.

﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ ذُخْراً لِوَالِدَيْهِ وَفَرَطاً وَشَفِيْعاً مُجَاباً اَللّٰهُمَّ ثَقِّلْ بِهِ مَوَازِيْنَهُمَا وَأَعْظِمْ بِهِ أُجُوْرَهُمَا وَأَلْحِقْهُ بِصَالِحِ سَلَفِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاجْعَلْهُ فِيْ كِفَالَةِ إِبْرَاهِيْمَ وَقِهِ بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ الْجَحِيْمِ﴾

ترجمہ: اے اللہ! تو اسے اپنے والدین کے لئے ذخیرہ اور پہلے جا کر ان کی مہمان نوازی کرنے والا اور اس کی شفاعت قبول فرمانے والا بنا اے اللہ! اس کے واسطے ان دونوں کے میزان کو وزنی بنا اور اس کے واسطے ان

کے اجر کو بلند فرما اور اسے مومنین سلف سے ملا دے اور اسے ابراہیم کی کفالت میں لے لے اور اپنی رحمت سے تو اسے دوزخ کے عذاب سے بچالے.

پھر چوتھی تکبیر کہہ کر یہ دعا پڑھے ﴿اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ﴾ [اے اللہ! تو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے چلے جانے کے بعد ہماری آزمائش نہ کر] اس کے بعد تھوڑا سا ٹھہرے پھر اپنے دائیں جانب ایک بار سلام پھیرے.

جو شخص نماز جنازہ کا کچھ حصہ نہ پاسکے، وہ امام کے ساتھ بقیہ تکبیروں میں شامل ہو جائے، جب امام سلام پھیر دے تو فوت شدہ تکبیروں کی قضا امام کے طریقہ پر کرے، امام کے ساتھ ملنے والی تکبیر کو اپنی پہلی تکبیر سمجھے، بقیہ تکبیرات میں اقلِ واجب کی ادائیگی ہی اس کے لئے کافی ہے، دوسری تکبیر کے بعد پڑھے ﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ﴾ یعنی مکمل درود ابراہیمی پڑھے، اور تیسری تکبیر کے بعد پڑھے ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ﴾ اور چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دے.

اور جولوگ نماز جنازہ میت کے دفنائے جانے سے قبل نہ پاسکیں تو یہ لوگ دفن کئے جانے کے بعد پڑھ لیں.

اگر عورت کا حمل ساقط ہو جائے اور اس کے چار ماہ مکمل ہو چکے ہوں، تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اور اگر یہ مدت چار ماہ سے کم ہے تو اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی.

نماز جنازہ پڑھی جانے کے بعد میت کو قبر میں رکھنے کے لئے دو آمی اسے کندھے پر اٹھائیں.

انس [رضی اللہ عنہ] اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں، ان میں سے دو تو واپس آجاتی ہیں، اور ایک چیز اس کے ساتھ لگی رہتی ہے اس کے پیچھے اس کا مال، اس کی اولاد اور اس کا عمل جاتا ہے، اس کا مال اور اس کے اہل خانہ اسے چھوڑ کر واپس چلے آتے ہیں اور اس کا عمل اس کے ساتھ باقی رہتا ہے [امام بخاری نے اسے [۶۵۱۴] اور امام مسلم نے [۲۹۶۰] میں روایت کیا ہے]

ابو ہریرہ [رضی اللہ عنہ] نبی [صلی اللہ علیہ وسلم] سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

لوگو! جنازہ کے تعلق سے جلدی کرو، اگر وہ نیک ہے تو یہ ایک قسم کی بھلائی ہے جسے تم پہلے بھیج رہے ہو، اور اگر وہ اس کے علاوہ ہے تو وہ شر [برائی] ہے جسے تم اپنے کندھوں سے اتار رہے ہو [بخاری (۱۳۱۵] مسلم [۹۴۴].

ابو سعید خدری [رضی اللہ عنہ] سے روایت ہے کہ نبی [صلی اللہ علیہ وسلم] فرمایا کرتے تھے: جب جنازہ رکھ دیا جاتا ہے، اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں، اگر وہ نیک ہوتا ہے تو [روح] کہتی ہے کہ مجھے جلدی لے چلو، اور اگر اس کے علاوہ کچھ اور ہوتا ہے تو وہ اپنے اہل خانہ سے گویا ہوتی ہے کہ ہائے افسوس !لوگ اس کو لے کر کہاں جا رہے ہیں؟ انسان کے سوا ہر چیز اس کی آواز سنتی ہے، اور اگر انسان اسے سن لے تو بے ہوش ہو پڑے [بخاری [۱۳۱۶]

قبر آخرت کی پہلی منزل ہے

میرے مسلمان بھائی!

قبر کی تنگی کے بارے میں غور کرو، محلات اور مکانات کی وسعت کے باوجود بھی تم کو اپنے عمل کے طفیل میں قبر کی تاریکی میں رہنا ہوگا، ہاں اس شخص کی بات تو الگ ہے، اللہ تعالی جس کی قبر کو عمل صالح کی وجہ سے منور کر دے اور اس کے لئے اس میں وسعت پیدا فرمادے.

یہی وہ قبر ہے جو وحشت کا مکان، تنہائی کی جگہ، کیڑوں کا گھر اور یہی وہ قبر ہے، عرصہ دراز سے ہم جسے بھولے ہوئے اور غافل تھے، یہی وہ قبر ہے جس نے نیکوکاروں، اور علماء و مجتہدین کو رُلا ڈالا.

ہم عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں.

جنازہ دفنائے جانے کے لئے تیار ہے، اور اب تو اللہ ہی مددگار ہے.

جنازہ کو ہاتھوں پر اٹھایا جا چکا ہے، تاکہ اسے قبر میں رکھ دیا جائے.

عبداللہ بن عمرو [رضی اللہ عنہ] سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی [صلی اللہ علیہ وسلم] نے

فرمایا: جب تم اپنے مردوں کو قبروں میں رکھ چکو تو پڑھو ﴿بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ﴾

اور ایک دوسری روایت میں ﴿وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ﴾ ہے [احمد ۲/۲۷] ابوداؤد [۳۲۱۳] ابن ماجہ [۱۵۵۰] ترمذی [۱۰۴۶] اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے].

اللہ اکبر! اب اس کے اہل خانہ خود اپنے ہاتھوں سے اسے قبر میں داخل کر رہے ہیں، ان کے دل اس کی جدائی پر غم کی وجہ سے پارہ پارہ ہو رہے ہیں، مگر یہ سب کچھ تو مخلوق کے بیچ اللہ کی سنت رہی ہے.

یہ تو کچھ ساعتیں [گھڑیاں] ہیں جن میں اس کو دفنا کر، اور اس کے حق میں دعا کر کے فارغ ہو جائیں گے، اور وہ اپنے عمل کے ساتھ تنہا و اکیلا قبر کی پہلی شب گزارے گا اور قیامت تک اس سے نکل نہ پائے گا.

یقیناً! قسم بخدا سمجھنے والے دل کے لئے یہ ایک خاموش نصیحت ہے، جو توجہ سے بات کو سن سکے.

میت کو قبلہ رخ کیا جا رہا ہے اور قبر میں کفن کی گرہ کو کھولا جا رہا ہے اور

اورمیت کے جسم کی کوئی بھی چیز ظاہر نہیں ہورہی ہے، نہ تو اس کا چہرہ اور نہ ہی دیگر اعضاء وجوارح.

میت کی قبر

وہ ایک تنگ وتاریک اور وحشت ناک گڑھے کے اندر سکونت پذیر ہے مگر اللہ جس کے اوپر رحم فرمائے.

اب قبر میں اینٹیں بچھادی گئیں، مٹی لیپ دی گئی، اور اس کے اردگرد مٹی ہی مٹی ہے.

ابن آدم! کپڑے کے اس قبر کو اینٹوں سے بند ڈھکا جارہا ہے.

میرے مسلمان بھائی!

تمہارا کیا خیال ہے کہ اسے تو قبر میں رکھ دیا گیا ہے، اب تم کیا تمنا وآرزوئیں کرتے ہو؟

تم بھی اس لمحہ [موقف] کی تیاری میں لگ جاؤ، جب تک تمہاری روح تمہارے جسم کے اندر ہے، تمہارے لئے توبہ کرنا اور گناہوں کی اصلاح

کر لینا ممکن ہے، توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اور اللہ کی رحمت وسیع ہے، آج [دنیا میں] معذرت قبول کی جائے گی ، اور گناہ بخشے جائیں گے، لہٰذا ندامت اور جدائی سے قبل گناہوں کے پٹوں سے آزاد ہو جاؤ، آج کے روز عمل ہے ، محاسبہ نہیں ہے ، جب کہ کل [قیامت کے روز] کو حساب دینا ہے عمل نہیں کر پاؤ گے.

اس کے بعد میت کے اوپر مٹی ڈالی جارہی ہے، اور دفن میں شریک ہونے والے کے لئے اجر وثواب کی طلب رکھتے ہوئے یہ مستحب ہے کہ وہ تین لپ یا اس سے کم وبیش مٹی دے اور میت کی ثبات قدمی کے لئے خوب دعا ہونی چاہئے ، اس لئے کہ روح لوٹائی جاتی ہے، اور اس وقت اس سے قبر میں سوال کیا جائے گا ، لہٰذا مستحب ہے کہ دفن سے فارغ ہونے کے بعد انسان میت کے حق میں دعا کرے، کیونکہ میت کو دعا سے فائدہ پہنچتا ہے .

عثمان [رضی اللہ عنہ] کی حدیث ہے کہ نبی [صلی اللہ علیہ وسلم] جب میت کو دفن کر کے فارغ ہوتے تو وہاں ٹھہرتے اور فرماتے کہ اپنے بھائی کے حق میں دعا کرو

اوراس کے لئے ثبات قدمی کی دعا مانگو،اس سے اس وقت سوال کیا جائے گا

[ابوداؤد[۳۲۲۱]

کون اس کی تصدیق کرے گا کہ ابن آدم کسی روز روئے زمین پر چلتا پھرتا تھا؟ کون اس بات کی تصدیق کرے گا کہ ابن آدم مکانوں اور محلات میں داد عیش دے کر گیا ہے؟ کون اس بات کی تصدیق کرے گا کہ اس نے گاڑیوں، ہوائی جہاز، ریل گاڑیوں اور اسٹیمروں کی سواری کی تھی؟ کون اس بات کی تصدیق کرے گا کہ وہ کھاتا پیتا اور ہنستا کھیلتا تھا؟ کون اس بات کی تصدیق کرے گا کہ وہ خرید وفروخت کرتا تھا اور کام کرتا اور عمدہ قسم کے لباس پہنتا تھا؟ اس وقت وہ کہاں ہے؟ وہ تو بس ایک سفید ٹکڑے کو لے کر روانہ ہو چکا ہے، اوراس کے ساتھ صرف اس کا عمل گیا ہے.

میرے مسلمان بھائی!

نفلی نماز، نفلی روزہ، تلاوت قرآن اور صدقے و خیرات کثرت سے کیا کرو، کیونکہ انسان بروز قیامت اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا قرآن کریم حفظ کریں اوراس کی نشر واشاعت میں تعاون کریں اور تیموں کی کفالت کر کے

اپنا کردار ادا کریں.

صبح وشام کے اذکار پر ہمیشگی برتیں اور اللہ تعالی کا ذکر وشکر کرتے رہیں.

قبروں کی مسلسل زیارت کریں، یقیناً موت کی یاد اور قبروں کی زیارت آپ کو گناہوں سے دور رکھے گی اور سخت دل کی نرمی کا باعث بنے گی. اور یاد رکھو کہ تمہارے سامنے ایک طویل سفر ہے، ایک عظیم دن اور ٹھکانہ تمہارا منتظر ہے.

لہٰذا اپنے آپ کے لئے نیک اعمال تیار کرلو، اس سے قبل کہ تمہارا جنازہ پڑھنے کے لئے تمہیں پیش کیا جائے. اور یہی انسان کی اس زندگی کا آخری انجام ہے، اور یہی وہ حقیقی جائے سکونت ہے جو آخرت کی پہلی منزل ہے.

موت ایک ایسا دروازہ ہے جس سے ہر کس و ناکس کو داخل ہونا ہے اے کاش! مجھے پتہ چل جاتا کہ موت کے بعد میرا ٹھکانہ کیا ہوگا.

میرے بھائیو! دیکھو یہ باہم ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں مگر لحد [قبر] کے پڑوسی زیارت نہیں کرسکتے.

ہانی[عثمان بن عفانؓ] کے غلام سے مروی ہے کہتے ہیں: عثمان کا گزر جب کسی قبر کے پاس سے ہوتا تو روتے یہاں تک کہ آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جایا کرتی، آپ سے پوچھا گیا کہ آپ جنت وجہنم کو یاد کرتے ہیں تو نہیں روتے ہیں اور اس [قبر] سے آپ رو رہے ہیں، فرمایا: قبر آخرت کی پہلی منزل ہے، اگر اس سے نجات مل گئی تو اس کے بعد کی منزلیں آسان ہو جائیں گی، اور اگر اس سے نجات نہ مل سکی تو اس کے بعد کی منزلیں دشوار ہو جائیں گی.

کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: میں نے قبر سے زیادہ بھیانک منظر کبھی نہیں دیکھا [اس کی سند صحیح ہے امام احمد نے اسے روایت کیا ہے ۱/۶۴]

کیا ان قبروں اور ان سے پہلے کے لوگوں کی قبروں میں عبرت نہیں ہے؟ مالدار و فقیر، ناتواں و توانا، گورے و کالے اور آقا و غلام سب یکساں ہیں. یہ قبر والے اس دنیا کی طرف واپس ہونا چاہتے ہیں، اموال اندوزی اور محلات بنانے کے لئے نہیں، بس صرف ایک سجدہ یا ایک تسبیح یا ایک تہلیل کے

لئے مگر صد افسوس اب تو صحیفے لپیٹے جا چکے ہیں، روحیں جسموں سے نکل چکیں ہیں، عمر ختم ہو چکی ہے اور انسان کا خاتمہ ہو چکا ہے، ہر میت اپنی قبر میں اپنے عمل کی مرہون منت ہے اور اللہ ہی ان کا مدد گار ہے.

میرے مسلمان بھائی اور بہن! اللہ آپ سبھی کے اوپر رحم فرمائے، اس حدیث پر غور کیجئے!

براء بن عازب [رضی اللہ عنہ] سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم نبی [صلی اللہ علیہ وسلم] کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ میں نکلے، ہم قبر تک گئے اور جب انھیں لحد [قبر] میں داخل کیا جانے لگا تو اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] قبلہ رخ ہو کر بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے ارد گرد اس طرح بیٹھ گئے جیسے کہ ہمارے سروں کے اوپر پرندے بیٹھے ہوں، آپ کے ہاتھ میں لکڑی تھی جس سے آپ زمین کو کرید رہے تھے، آپ زمین و آسمان کی طرف دیکھتے اور اپنی نگاہ نیچے لاتے پھر اوپر لے جاتے، آپ نے تین بار ایسا کیا تو آپ نے دو یا تین بار فرمایا کہ اے لوگو! عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو پھر آپ نے تین بار یہ دعا مانگی

اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں پھر فرمایا: بندہ مومن کا جب دنیا سے رخصت ہونے اور آخرت کی جانب اس کے متوجہ ہونے کا وقت ہوتا ہے تو نورانی چہرے والے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں، جن کے چہرے گویا آفتاب ہیں اور ان کے ساتھ جنت کے کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے، اور وہ اتنی لمبی قطار میں بیٹھ جاتے ہیں جہاں تک اس انسان کی نگاہ جاتی ہے، پھر موت کا فرشتہ اس کے سرہانے آکر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اے پاکیزہ روح! اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی کی طرف چل.

راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ اس طرح بہنے لگتی ہے جس طرح مشکیزہ کے منہ سے پانی ٹپکنے لگتا ہے اور وہ اسے لے لیتے ہیں.

ایک دوسری روایت میں ہے: جب اس کی روح نکل رہی ہوتی ہے تو آسمان وزمین کے فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں، جنت کے دروازے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں، ہر دروازہ والا اللہ سے دعا کرتا ہے کہ اس

کی روح اس کے پاس سے ہوکر گزرے، اور جب وہ اسے لے لیتا ہے تو اس کے ہاتھ میں پلک جھپکنے کے مانند رکھنے تک کی مہلت نہیں دیتے، یہاں تک کہ وہ اسے اس کفن اور خوشبو میں رکھ دیتے ہیں، اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے ﴿تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ﴾ [الانعام:٦١]

ترجمہ: اس کی روح ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے، اور اس سے روئے زمین پر عمدہ قسم کی خوشبو پھوٹتی ہے، جسے لے کر یہ اوپر چڑھتے ہیں، فرشتوں کے جس کسی گروہ سے ان کا گزر ہوتا ہے، پوچھتے ہیں کہ یہ پاکیزہ روح کون سی ہے؟ یہ فرشتے دنیا میں پائے جانے والے اس کے اچھے ناموں میں سے ایک اچھا نام لے کر کہتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے، یہاں تک کہ اس کو لے کر سمائے دنیا تک جا پہونچتے ہیں، وہ اس کے لئے دروازہ کھلواتے ہیں، اور ان کے لئے کھولا جاتا ہے، پھر ہر آسمان میں اس روح کے چاہنے والے اس کی تعزیت کرتے ہیں، یہاں تک کہ اسے ساتویں آسمان تک لے کر پہونچتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا

ہے میرے بندہ کے نام کو علیین میں درج کر دو﴿وَمَا أَدْرٰکَ مَا عِلِّيُّوْنَ
كِتَابٌ مَّرْقُوْمٌ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴾[مطففین:۱۹تا۲۱] تجھے کیا پتہ کہ علیین کیا
ہے [وہ تو] لکھی ہوئی کتاب ہے مقرب [فرشتے] اس کا مشاہدہ کرتے
ہیں، اس کا نام علیین میں رجسٹرڈ کر دیا جاتا ہے، پھر کہا جاتا ہے کہ اسے زمین
میں لوٹا دو، میں نے ان سے عہد لیا ہے کہ میں نے ان کو اس سے پیدا فرمایا
اور اسی کے اندر ان کو لوٹاؤں گا اور دوبارہ اسی سے ان کو نکالوں گا، راوی کا
بیان ہے کہ اسے زمین میں واپس کر دیا جاتا ہے اور روح اس کے جسم
میں لوٹا دی جاتی ہے، راوی کہتے ہیں کہ اس کے ساتھی جب واپس ہو کر
جانے لگتے ہیں تو اسے اس کے ساتھیوں کے جوتوں کی
آواز سنائی پڑتی ہے، اس کے پاس انتہائی سختی سے جھنجھوڑنے والے دو فرشتے
آتے ہیں، اور اس کو جھنجھوڑتے ہیں، اور اسے بٹھاتے ہیں اور وہ دونوں اس
سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ
ہے، وہ پوچھتے ہیں کہ تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا دین اسلام

ہے،وہ دونوں پوچھتے ہیں ہیں کہ تمہارے بیچ جو آدمی مبعوث کیا گیا تھا وہ کون ہے؟ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] ہیں ، وہ دونوں پوچھتے ہیں ہیں کہ تم نے اسے کیسے جانا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی ، اس پر ایمان لایا اوراس کی تصدیق کی ،وہ اسے جھنجھوڑتے ہوئے پوچھتے ہیں کہ تمہارارب اورتمہارا نبی اورتمہارادین کیا ہے؟ ،مومن اسی آخری فتنہ سے دوچار ہوتا ہے،اور یہی وقت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِيْ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِيْ الآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظَّالِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ﴾[ابراہیم:۲۷]

ترجمہ: ایمان والوں کو اللہ تعالی پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی ہاں ناانصاف لوگوں کو اللہ تعالی بہکا دیتا ہے اور اللہ جو چاہے کر گزرے.

وہ جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] ہیں.

پھر آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ میرے بندہ نے سچ کہا، اس کے لئے جنت کا بستر لگا دو اور اسے جنتی لباس پہنا دو، اور جنت کی طرف اس کے لئے کھڑکی کھول دو، راوی کہتے ہیں کہ پھر اس کے پاس جنت کی خوشنما ہوائیں آتی ہیں اور اس کی قبر کے اندر تا حد نگاہ وسعت کردی جاتی ہے ،راوی کہتے ہیں کہ ایک دوسری روایت میں کچھ یوں ہے کہ اس کے نیک اعمال کو خوبصورت چہرہ والے، عمدہ کپڑے والے انسان کی شکل دے دی جاتی ہے اور کہتا ہے کہ تم اس چیز سے خوش ہو جاؤ جس کی وجہ سے تمہیں مسرت لاحق ہوگی، اللہ کی خوشنودی [جنت] کو پا کر خوش ہو جاؤ اور ان جنتوں کو پا کر خوش ہو جاؤ جن میں ہمیشگی کی نعمتیں ہوں گی، یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا، اور وہ اس سے کہتا ہے کہ اور تجھے بھی اللہ خیر کی بشارت دے تو کون ہے؟ تیرا چہرہ تو خیر لایا ہے، وہ کہتا ہے کہ میں تیرا نیک عمل ہوں، اللہ کی قسم! میں تمہارے بارے میں یہی جانتا ہوں کہ تم اللہ کی اطاعت کے حریص اور اللہ کی نافرمانی میں سست تھے، اللہ تم کو جزائے خیر

دے.

پھراس کے لئے جنت اور جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور[جہنم کی جانب اشارہ کرکے] کہا جاتا ہے کہ اگر تم نافرمان ہوتے تو یہی تمہارا مقام ہوتا، اللہ تعالی نے اس کے بدلہ میں تم کو یہ عنایت فرمایا ہے، جب وہ جنت میں موجود نعمتوں کو دیکھتا ہے،تو کہتا ہے کہ میرے رب تو قیامت جلدی برپا کر، تاکہ میں اپنے اہل خانہ اور مال کو پاسکوں، اس سے کہا جاتا ہے کہ ابھی یہیں ٹھہرو.

راوی کہتے ہیں کہ کافر بندہ اور دوسری روایت کے مطابق فاجر بندہ کا جب دنیا سے رخصت ہونے اور آخرت کی طرف منتقل ہونے کا وقت آتا ہے،تو کالے چہرے والے سخت طبیعت کے فرشتے آتے ہیں جن کے پاس آگ کے لباس[کمبل] ہوتے ہیں اور یہ تاحد نگاہ بیٹھ جاتے ہیں، پھر موت کا فرشتہ آتا ہے اور اس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اے خبیث روح! اللہ کے غیض وغضب کی طرف نکل! راوی کہتے ہیں کہ اس کے جسم کو

پارہ پارہ کردیا جاتا ہے، اور وہ اسے ایسے جھجھوڑتا ہے جیسے بھیگے ہوئے اون سے مختلف قسم کی روئیاں کھینچی جاتی ہیں اور اس جھنجھوڑ پن سے اعضاء و جوارح پریشان ہوجائیں گے، اور اس کے اوپر آسمان وزمین کا ہر فرشتہ لعنت بھیجتا ہے، آسمان کے دروازوں کو بند کردیا جاتا ہے، اور ہر دروازہ والے یہی کہتے ہیں کہ اس کی روح ان کے پاس سے ہوکر نہ گزرے، وہ اسے پکڑ لیتے ہیں، جب وہ اس کی گرفت میں آجاتا ہے تو اسے پلک جھپکنے تک کے لئے [ایک لمحہ] نہیں چھوڑتے، یہاں تک کہ اس کی وجہ سے روئے زمین پر ایک بھیانک قسم کی بدبو پھوٹتی ہے، وہ اس کو لے کر چڑھتے ہیں، فرشتوں کی جس کسی جماعت کے پاس سے ان کا گزر ہوتا ہے وہ پوچھتے ہیں کہ یہ خبیث روح کون سی ہے؟ جواب دیتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے، دنیا میں پائے جانے والے ناموں میں سے ایک قبیح ترین نام لیتے ہیں، یہاں تک کہ نچلے آسمان پر اسے لے کر پہونچتے ہیں، اس کے لئے دروازہ کھلواتے ہیں مگر یہ دروازہ کھولا نہیں جاتا، پھر اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے یہ آیت کریمہ

پڑھی ﴿لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾[الاعراف:۴۰]

ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اور وہ لوگ کبھی جنت میں نہ جائیں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ کے اندر سے نہ چلا جائے.

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے نامہ اعمال کو زمین کے نچلے حصہ سجین کے اندر لکھ دو، پھر کہا جاتا ہے کہ میرے بندہ کو زمین میں لوٹا دو کیونکہ میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ میں نے ان کی تخلیق اسی سے فرمائی اور اسی سے اٹھاؤں گا اور دوبارہ پھر اسی سے زندہ کروں گا.

آسمان سے اس کی روح زمین میں لوٹائی جاتی ہے، راوی کا بیان ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کے جوتوں کی آواز کو سن رہا ہوتا ہے جب وہ واپس ہوکر جانے لگتے ہیں اور اس کے پاس سخت جھنجھوڑ دینے والے دو فرشتے پہو نچتے ہیں، وہ اس کو جھنجھوڑتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ

تمہارارب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ ہائے افسوس میں نہیں جانتا، وہ دونوں پوچھتے ہیں کہ تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ ہائے افسوس میں نہیں جانتا ،وہ پوچھتے ہیں کہ وہ آدمی کون تھا جو تمہارے بیچ مبعوث کیا گیا تھا؟ وہ ان کے نام کو نہیں جانتا، اس سے کہا جاتا ہے کہ محمد، تو وہ کہتا ہے کہ ہائے افسوس میں نہیں جانتا، میں نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا.

راوی کہتے ہیں کہ اس سے کہا جاتا ہے کہ نہ تو تم نے جانا اور نہ ہی پڑھا، آسما ن سے ایک منادی ندا لگاتا ہے کہ اس نے جھوٹ کہا، اس کے لئے دوزخ کا بستر لگادو، اور دوزخ کا دروازہ کھول دو، اس کے پاس دوزخ کی گرمی اور اس کی لپٹ آتی ہے، اور اس کی قبر اس کے اوپر تنگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے اعضاء آپس میں ایک دوسرے سے گڈمڈ ہو جاتے ہیں.

اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے اعمال کو ایک بدصورت شکل والے، اور قبیح لباس والے اور گندی بو والے بدبودار انسان کی شکل دے دی جاتی ہے ،وہ کہتا ہے تجھے اس چیز کی بشارت ہو جس سے تجھے تکلیف پہونچے، یہی وہ

دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا، وہ کہتا ہے کہ اللہ تجھے بھی شر کی بشارت دے تو کون ہے؟ پس تیرا نا مبارک چہرہ تو شر ہی لے کر آیا ہے ،وہ کہتا ہے کہ میں تمہارا خبیث عمل ہوں .اللہ کی قسم! میں نے تیرے بارے میں یہی جانا کہ تو اللہ کی اطاعت میں سست اور اللہ کی نافرمانی میں سرگرم تھا، لہٰذا اللہ تجھے برا بدلہ دے.

پھر اسے اندھے بہرے گونگے شخص کو اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، جس کے ہاتھ میں ایسا ہتھوڑا ہوتا ہے کہ اگر یہ ہتھوڑا پہاڑ پر مارا جائے، تو وہ مٹی ہو جائے ،وہ اس پر ایک ضرب لگاتا ہے یہاں تک کہ وہ مٹی ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کو اسی حالت میں لوٹا دیتا ہے جس حال میں وہ پہلے تھا، پھر ایک دوسری ضرب لگاتا ہے اور وہ ایسی چیخ مارتا ہے کہ جن وانس کے سوا ہر مخلوق اسے سنتی ہے، پھر دوزخ کا دروازہ اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے اور دوزخ کا بستر بچھا دیا جاتا ہے، وہ کہتا ہے کہ اے رب! قیامت برپا نہ کر [حدیث صحیح ہے، ائمہ کرام کی ایک جماعت نے اسے روایت کیا ہے اور شیخ علامہ ناصر الدین البانی نے رحمہ اللہ نے احکام الجنائز کے اندر [ص ۲۰۲] ذکر کیا ہے جیسا کہ امام حافظ بن کثیر نے

اپنی تفسیر کے اندر بہت ساری سندوں اور الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے [۱۳۱/۲] اور حافظ ابن حجر نے بھی فتح الباری کے اندر اس حدیث پر توجہ دی ہے [۲۳۴/۳-۲۴۰] اور اس کی سندوں اور اس کے الفاظ کی جانب اشارہ کیا ہے اور اس کے ضمن میں بہت سارے عمدہ فوائد ہیں دیکھئے: کتاب مشاہد الاختصار].

احتیاط کیجئے اور اجتناب کیجئے [خبردار! ہوشیار!

میرے مسلمان بھائی اور بہن!

سبھی طرح کے گناہوں اور بالخصوص درج ذیل گناہوں سے پرہیز کیجئے

اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرانا سب سے بڑا گناہ اور سب سے بڑا ظلم ہے، اور اگر اسی [شرک] پر مشرک کی وفات ہوگئی تو وہ ہمیشہ ہمیش دوزخ کے اندر رہے گا، ہم اللہ تعالیٰ کی اس کے غضب اور اس کے انتقام [بدلہ] سے پناہ چاہتے ہیں.

[۱] قبروں پر مساجد تعمیر کرنا، وہاں لالٹینیں جلانا اور ان قبروں پر چراغاں کرنا [۲] اللہ کے اسماء وصفات میں تعطیل وزیادتی کرنا [۳] شریعت اور پابند شرع

شخص کا مذاق اڑانا[۴] اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبیحہ پیش کرنا [۵] اللہ کے دین کے اندر بدعتیں ایجاد کرنا[٦] نبی[صلی اللہ علیہ وسلم] کے صحابہ کو سب وشتم [گالی گلوچ] کرنا[۷] ریا کاری[۸] نفاق[۹] کافروں سے دوستی رکھنا[۱۰] قبروں کا طواف کرنا اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مردوں سے دعائیں مانگنا[۱۱] اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے علاوہ سے فیصلہ طلب کرنا [۱۲] اللہ کی نازل کردہ شریعت کے علاوہ سے مسائل بیان کرنا[۱۳] اللہ اور اس کے رسول کے اوپر جھوٹ باندھنا[۱۴] سنت رسول[صلی اللہ علیہ وسلم] کے مقابلہ میں رائے اور ذاتی شوق و سیاست کو ترجیح دینا[۱۵] کاہنوں ،نجومیوں ،عرافوں[جیوتشیوں]اور جادوگروں کے پاس جانا،ان سے سوال کرنا،اورا ن کی باتوں کی تصدیق کرنا[۱٦] بغیر طہارت کے نماز پڑھنا[۱۷] نماز کے تعلق سے تہاون وسستی اور غفلت برتنا اور اسے اس کے وقت پر ادا نہ کرنا [۱۸] نماز فجر نہ پڑھ کر سوئے رہنا[۱۹] فرض اور نفلی زکوٰۃ ادا نہ کرنا[۲۰] استطاعت ہونے کے باوجود بھی حج نہ کرنا[۲۱] سودی کاروبار کرنا اور اس

تعلق سے گواہی دے کر، یا اس کے بارے میں لکھ کر تعاون کرنا[۲۲] میت کے اوپر نوحہ کرنا اور اسے غور سے سننا[۲۳] اللہ کی حرام کردہ نفس کو ناجائز طریقہ پر قتل کرنا[۲۴] والدین کی نافرمانی کرنا اور ان کو اذیتیں پہونچانا [۲۵] قطع رحمی کرنا اور ان سے لاتعلق ہو جانا[۲۶] جس کا اس حال میں انتقال ہو جائے کہ وہ اپنے رعایا کے ساتھ خیانت کر رہا تھا[۲۷] بے پردگی اور بے حیائی کا زبان وقلم کے ذریعہ کھلے عام اعلان کرنا اور عورت کا اپنے پردہ سے باہر نکلنا[۲۸] عورت کا مردوں کے ساتھ کام کاج کرنا[۲۹] مسلمہ عورت کا پردہ کے تعلق سے سستی برتنا اور اس کا مذاق اڑانا[۳۰] دیوثیت [جو شخص اپنے اہل خانہ کے سلسلہ میں برائی کو پسند کرے] [۳۱] اللہ کی حرام کردہ چیزوں میں الحاد برتنا[۳۲] ظلم کرنا اور ظالموں کی مدد کرنا[۳۳] گناہ اور سرکشی کے امور میں مدد کرنا[۳۴] اعلانیہ طور پر معصیت کرنا[۳۵] فحش گوئی[۳۶] جانور کو اذیت پہونچانا[۳۷] گانے، خواہ خود گائے یا اسے سنے[۳۸] خیانت[۳۹] جھوٹی گواہی دینا[۴۰] پاک دامن عورت پر تہمت لگانا[۴۱]

زناکاری[۴۲] لواطت اوراغلام بازی[۴۳] ناجائز طریقہ سے یتیموں کا مال کھانا[۴۴] رشوت وغیرہ کے ذریعہ حرام مال کھانا[۴۵] ناجائز طریقہ پر ذمی یا معاہد یا مسلمان کا مال کھانا[۴۶] شراب نوشی [۴۷] چوری [۴۸] خیانت اور دھوکہ دھڑی اورمکر وچال بازی[۴۹] مطلقہ عورت کا غیر شرعی حلالہ کروانا[۵۰] اللہ کی فرائض پر حیلہ برتنا اوراس کے محرمات کا ارتکاب کرنا[۵۱] مسلمانوں کوتکلیف پہونچانا[۵۲] وزن اورناپ تول میں کمی کرنا [۵۳] برے ناموں سے لوگوں کو پکارنا اورغیبت وچغلخوری کرنا[۵۴] پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا [۵۵] تکبراور اللہ کی مخلوق کے اوپر اکڑنا [۵۶] زناکاری کرنا[۵۷] تصویرکشی [۵۸] دروغ گوئی اور جھوٹ تلاشنا[۵۹] لوگوں کے عیوب ڈھونڈھنا[۶۰] بھکاریوں کودھتکارنا[۶۱] مسکین اوررانڈ و بیوہ کے اوپر رحم نہ کرنا[۶۲] رخسار پیٹنا[۶۳] گریبان چاک کرنا [۶۴] قرآن کی تلاوت کاترک کردینا[۶۵] جھوٹ بول کرلوگوں کو ہنسانا [۶۶] سونے اورچاندی کے برتنوں میں کھانا پینا[۶۷] ایسے لوگوں کی باتیں

سننا جو اسے ناپسند کر رہے ہوں[٦٨] انسان کا کسی ہتھیار یا کسی لوہے سے خودکشی کرنا[٦٩] سودی بینکوں سے لین دین کرنا لہولعب کے ساز وسامان ،گانے کی کیسٹیں، فحش گانے کی ویڈیو کیسٹیں، سگریٹ وحقہ نوشی ،اورعورتوں وغیرہ کی تصاویر پر مشتمل مجلّات اور ٹی وی وغیرہ کے سامان وغیرہ کا کاروبار کرنا.

بھائیو! ہمیں ان چھوٹے اور بڑے گناہوں سے اجتناب کرنا چاہیئے ،اور ہم یہ نہ کہیں کہ یہ تو چھوٹے گناہ ہیں ،کیونکہ چھوٹے گناہوں پر اگر مداومت برتی جائے تو یہی بڑے بن جاتے ہیں ،لہٰذا ہم اپنے تعلق سے ٹال مٹول نہ کرتے پھریں ، بلکہ ہمارے اوپر لازم ہے کہ ہم سچے دل سے اللہ کی طرف رجوع کریں ،اور اسی سے دعا کریں ، کہ وہ ہمارے گناہوں اور نافرمانیوں کو معاف فرمادے ،اور ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو اپنی جانب سے خیر دکھلائیں اور ہم اپنے پروردگار کا یہ قول یاد رکھیں.

﴿إِنَّ اللّٰـهَ لَايُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْءً فَلَا مَرَدَّ لَهُ وَمَا لَهُ مِنْ دُوْنِهِ مِنْ وَالٍ﴾[الرعد:١١]

ترجمہ: یقیناً اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہے اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کی سزا کا ارادہ کرتا ہے تو وہ بدلا نہیں کرتا اور سوائے اس کے کوئی بھی ان کا کارساز نہیں.

یہ جاننا بھی انتہائی موزوں ہے کہ عذاب قبر ہی عذاب برزخ ہے اور جس کا بھی انتقال ہوا، وہ عذاب کا مستحق ٹھہرا، اس کے حصہ کا عذاب اسے مل کر رہے گا، خواہ اسے قبر میں دفنایا جائے یا نہ دفنایا جائے، اگر اسے درندے کھا جائیں، یا اسے جلا دیا جائے، یہاں تک کہ یہ راکھ بن جائے اور اسے ہوا میں بکھیر دیا جائے، یا اسے سولی دے دی جائے، یا سمندر میں ڈوب جائے تو اس کی روح و بدن کو اتنا عذاب حاصل ہو کر ہی رہے گا جتنا قبر میں مدفون شخص کو ملتا ہے، ہم عذاب قبر اور عذاب دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں.

اور اسی طرح نیک بندہ نعمت سے محظوظ ہوگا اور اس کی روح و بدن کو نعمت مل کر ہی رہے گی، خواہ اسے دفن کیا جائے یا نہ کیا جائے.

میرے بھائی اور بہن! کیا آپ نے اس حدیث پر غور کیا؟

ابو ہریرہ [رضی اللہ عنہ] سے روایت ہے کہ نبی [صلی اللہ علیہ وسلم] فرماتے ہیں کہ جب میت کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو وہ ان کے جوتوں کی [سرسراہٹ] آواز کو سنتا ہے جب وہ اسے دفنا کر کے واپس ہونے لگتے ہیں، اگر مومن ہے تو نماز اس کے سرہانے آتی ہے، روزہ اس کے دائیں جانب آتا ہے، زکوۃ اس کے بائیں جانب آتی ہے، صدقہ اور صلہ رحمی اور لوگوں کے اوپر کیئے گئے احسان اس کے پاؤں کے پاس آتے ہیں، جب اسے اس کے سرہانے سے لایا جاتا ہے، تو نماز کہتی ہے کہ میری طرف سے داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں، جب اس کے بائیں سے لایا جاتا ہے تو زکاۃ کہتی ہے کہ میری طرف سے داخل ہونے کا کوئی دروازہ نہیں، جب اسے اس کے پاؤں کی جانب سے لایا جاتا ہے تو صدقہ وصلہ رحمی اور لوگوں کے اوپر کیئے گئے احسانات کہتے ہیں کہ میری جانب سے داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں، اس سے کہا جاتا ہے کہ بیٹھ جاؤ پس وہ بیٹھ جاتا ہے اور اس کے لئے آفتاب اس

حال میں دکھایا جاتا ہے کہ وہ غروب ہونے کو ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کیا تو نے اس شخص کو دیکھا تھا جو تمہارے درمیان مبعوث کیا گیا تھا تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو اور اس کے تعلق سے کیا گواہی دیتے ہو، وہ جواب دیتا ہے کہ مجھے نماز پڑھنے کی مہلت دے دو، وہ کہتے ہیں کہ تم اسے پڑھو گے ، پر ہمیں ہمارے سوالوں کا جوب دو، وہ کہتا ہے کہ محمد میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور آپ اللہ کے پاس سے حق لے کر آئے، اس سے کہا جاتا ہے کہ اسی پر تم زندہ رہے اور اسی کے اوپر تمہاری وفات ہوئی اور اسی پر دوبارہ اٹھائے جاؤ گے پھر اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارا ٹھکانہ ہے اور اس میں اللہ کی طرف سے تمہاری خاطر تیار کردہ نعمتیں ہیں، تو اس کا رشک اور شوق اور بڑھ جاتا ہے، اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ دوزخ ہے اور اس کے اندر اللہ کا تیار کیا ہوا عذاب ہے اگر تم نے نافرمانی کی ہوتی [تو یہی تمہارا ٹھکانہ ہوتا] تو اس کی خوشی دو چند ہو جاتی ہے، پھر اس کی قبر کے اندر ستر گز کشادگی کر دی جاتی ہے

اوراس کے لئے اس میں روشنی بکھیر دی جاتی ہے،اوراس کے جسم کو وہیں لوٹا دیا جاتا ہے جہاں سے اس کا آغاز ہوا تھااوراس کی روح عمدہ روحوں میں رکھ دی جاتی ہے،اور یہ جنت کے درخت کا ایک معلق پرندہ ہے کہتے ہیں کہ یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِيْ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِيْ الآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظَّالِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ﴾

[ابراہیم:۲۷]

ترجمہ: ایمان والوں کو اللہ تعالی پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی ہاں ناانصاف لوگوں کو اللہ بہکا دیتا ہے اور اللہ جو چاہے کر گزرے.

[اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح کے اندر روایت کیا ہے[موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان ۷۸۱].

سبحان اللہ! جب میت کو اس کی قبر کے اندر رکھ دیا جاتا ہے تو وہ واپس جا رہے اپنے اہل خانہ اور اپنے ان ساتھیوں کی آوازیں سن رہا ہوتا ہے، مگر اسے قبر سے نکل بھاگنے کی طاقت نہیں ہوتی ،اور نہ ہی اپنے آپ کے لئے کوئی چیز

پیش کرنے کی طاقت رہ جاتی ہے، مگر اطاعت کے نتائج اور اس کی برکت دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ اطاعت کرنے والے، گناہ سے بچنے والے اور محمد کی اتباع کرنے والے کی تعظیم دنیا ہی میں کس طرح کرتا ہے، اور قبر کی تاریکی میں کس قدر اس کی عزت افزائی کرتا ہے، اور اس کے لئے کشادگی پیدا کر دیتا ہے، اور اس کی وحشت ختم کر دیتا ہے، اور جو جنت میں جنتی نعمتوں کے منتظر ہیں ان سب کو تو بیان ہی نہیں کیا جا سکتا، اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور عظیم ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرتے ہیں.

کچھ ایسے خلاف شرع امور،قبروں کی زیارت کرتے وقت جن سے اجتناب کرنا ضروری ہے.

میرے مسلمان بھائی!

چند ایسے خلاف شرع امور ہیں جن کا ارتکاب کچھ لوگ قبروں کی زیارت کرتے وقت کرتے ہیں ، جوکہ حرام ہیں اوران میں سے کچھ تو شرک تک پہنچانے والے ہیں،ان میں سے چند درج ذیل ہیں.

[۱] مردوں کے واسطہ سے اللہ کا وسیلہ اختیار کرنا [۲] قبروں کو چھونا اوراس کے مٹی سے تبرک حاصل کرنا یا اسے چومنا [۳] قبروں کے پاس ذبیحہ وغیرہ کے ذریعہ اللہ کا تقرب چاہنا[۴] قبروں کے پاس جھکنا یا ان کا طواف کرنا [۵] قبروں کی زیارت کرتے وقت تلاوت قرآن کرنا ، یہ عمل ایسا ہے جس کی کوئی اصلیت نہیں [٦] قبروں کی زیارت کے لئے سفر کرنا اور قبر نبوی [صلی اللہ علیہ وسلم] بھی اس میں داخل ہے [۷] قبر کے اوپر بیٹھنا یا اس پر چلنا ، کیونکہ ابو ہریرہ [رضی اللہ عنہ] کی مرفوع حدیث ہے: تم میں سے کوئی شخص انگارے پر بیٹھے

،جس سے اس کے کپڑے جل جائیں اور اس کی کھال کا کچھ حصہ جل جائے ،یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ قبر کے اوپر بیٹھے[مسلم:۹۷۱] [۸] قبروں پر کتبے لگانا[۹] قبروں کے اوپر مسجدیں تعمیر کرنا یا قبروں کو اونچی بنانا[۱۰] قبرستان کو قضائے حاجت کے طور پر استعمال کرنا،اس لئے کہ مسلم کی حرمت مردہ ہو جانے کے بعد برقرار رہتی ہے جس طرح اس کی زندگی کی حالت میں تھی[۱۱] کچھ عرصہ گزر جانے کے بعد قبر پر پانی چھڑکنا[۱۲] قبر کے اوپر لکڑیاں سلگانا اس نیت سے کہ اس سے مردہ کو فائدہ پہنچے گا جب کہ یہ نبی[صلی اللہ علیہ وسلم] کی خاصیت میں سے ہے[۱۳] میت کی قبر پر گلاب کے پھول رکھنا.

عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا حرام ہے اور قبر نبوی کی زیارت بھی اس میں داخل ہے،ابو ہریرہ[رضی اللہ عنہ] سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول[صلی اللہ علیہ وسلم] نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کے اوپر لعنت بھیجی ہے[اس حدیث کو امام احمد نے[حدیث نمبر:۲/۳۳۷] اور امام ترمذی نے[حدیث نمبر:۱۰۵۶] اور ابن ماجہ نے[حدیث نمبر:۱۵۷۶] میں روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے]

کچھ ایسے خلاف شرع امور، عورتیں جن کا ارتکاب مصیبت کے وقت کرتی ہیں.

[۱] گریبان چاک کرنا [۲] رخسار پر طمانچے مارنا [۳] نوحہ خوانی [۴] جاہلیت کی پکار لگانا [۵] اللہ کی قضاوقدر کے اوپر اعتراض کرنا.

ابن مسعود [رضی اللہ عنہ] سے روایت ہے کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں جو گالوں کو پیٹے اور گریبانوں کو چاک کرے اور جاہلیت کی پکار پکارے [بخاری حدیث نمبر:۱۲۹۷] مسلم حدیث نمبر:۱۰۳]

ابو مالک اشعری [رضی اللہ عنہ] سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: نوحہ کرنے والی نے اگر اپنی وفات سے قبل توبہ نہیں کی تو قیامت کے روز اسے تارکول کی قمیص اور زنگ آلود زرہ پہنائی جائے گی.

[مسلم حدیث نمبر:۹۳۴]

دائمی فتویٰ کمیٹی کا فتوی

تعزیت کی خاطر اجتماع کرنا اور وہاں حاضر ہونے والوں کے لئے کھانا لگانا ایک ناپسندیدہ بدعت ہے، جس کی کوئی اصلیت نہیں.

فضیلۃ الشیخ: کچھ سوسائٹی کے اندر یہ عادت رائج ہے کہ جب کوئی شخص فوت ہوجاتا ہےتو میت کے اہل خانہ ایک بڑا سا خیمہ نصب کرتے ہیں، جس میں تعزیت کرنے والوں کا استقبال کرتے ہیں اوراس سماج کے دیگر حضرات ایام تعزیت کے دوران ناشتہ اور کھانا تیار کرتے ہیں اور میت کے اہل خانہ کے ساتھ کھانا کھانے اور ناشتہ کرنے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں اوراس طرح کثرت سے ہنسی اور گفتگو ہوتی ہے گویا کہ وہ تعزیت کے لئےنہیں بلکہ خوشی کے لئےتشریف لائے ہیںتو اس بارے میں کیا حکم ہے؟ ہم آپ سے اس بارے میں رہنمائی اور نصیحت چاہتے ہیں جس کے لئے آپ انتہائی مشکور ہوں گے.

علمی مباحث اورفتویٰ کی دائمی کمیٹی اس جیسے سوال کا جواب دے چکی ہے،

میرے عزیز آپ کی خدمت میں فتوی مع نص ونمبر وتاریخ پیش کیا جارہا ہے ۱۶۵۵۲ تاریخ ۶/۱۲/۱۴۱۴ھ اورفتوی کمیٹی نے غور وخوض کے بعد مندرجہ ذیل جواب دیئے.

اولاً: مصیبت زدہ کے رنج میں تخفیف پیدا کرنے ،اوراس کی غمخواری میں اس کی تعزیت کرنا مشروع ہے ،بایں طور کہ میت کے حق میں دعائے مغفرت کی جائے ،اوراس کے اہل خانہ اوراس کے ساتھیوں کے حق میں دعا کی جائے کہ اللہ ان کی مصیبت کو رفع کرے ،اوران کو صبر اور اجر کی امید رکھنے کا حکم دے ، اللہ کے نبی [صلی اللہ علیہ وسلم] سے ثابت ہے کہ آپ نے اپنی ایک بیٹی کی ان کے بچہ کے تعلق سے تعزیت کی تو فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی جو چیز تھی اس نے وہ لے لی اور جو کچھ اس نے دیا وہ اسی کا ہے اوراس کے پاس ہر چیز ایک متعینہ مدت تک کے لئے ہے،اورآپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے ان کو صبر سے کام لینے اوراجر کی امید رکھنے کا حکم دیا [بخاری: حدیث نمبر:۱۲۸۴ مسلم: حدیث نمبر:۹۲۳]

ان کے حق میں جو بھی دعا کی جائے ، جائز ہے مثلاً ﴿أَحْسَنَ اللّٰهُ عَزَاءَكَ

وَ آجَرَکَ فِيْ مُصِيْبَتِکَ وَاخْلُفْ لَکَ خَيْراً مِنهَا ﴾
کیونکہ ام سلمہ [رضی اللہ عنہا] فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] کو فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ کو جوکوئی مصیبت پہونچتی ہے اور وہ ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ آجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْراً مِنْهَا ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت میں اسے اجر دیتا ہے اور اس کو اس سے بہتر بدل عنایت کرتا ہے، کہتی ہیں کہ جب ابوسلمہ [رضی اللہ عنہ] کا انتقال ہوا تو میں نے اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] کے فرمان کے مطابق کہا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بہتر اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] کو عطا فرمایا [مسلم حدیث نمبر: ۹۱۸]

ثانیاً: کسی گائے بکری کو ذبیحہ دے کر، یا اس جیسی چیزیں کر کے، یا کسی وقت اجتماع منعقد کر کے تعزیت نہیں ہوتی بلکہ تعزیت عمدہ کلمات سے ہوتی ہے جن سے صبر کرنے اور تقدیر کے اوپر راضی برضا ہونے اور اللہ کے فیصلہ پر خوش ہوکر اطمینانِ قلب کے ساتھ اللہ سے اجر کی امید رکھی جائے اور اس کے عذاب سے خوف کھایا جائے.

ثالثاً: تعزیت کسی بھی ایسی جگہ ہوسکتی ہے، جہاں مسلمان اپنے بھائی سے

ملاقات کرے،اور وہ مصیبت زدہ مسلمان بھائی کی تعزیت کرے،خواہ نماز کے وقت مسجد کے اندر ہو یا قبرستان میں ہو یا سڑک یا بازار یا اس کے گھر میں ہو یا ٹیلیفون کے واسطہ سے اس کی تعزیت کرے.

رابعاً: مسلمان مرد وعورت دونوں کی تعزیت برابر ہے،جس طرح عورت کی تعزیت کے لئے جمع نہیں ہوتے بلکہ تنہا جاتے ہیں اور اس کے لئے خیمے نصب نہیں کئے جاتے ، بعینہٖ مرد کی تعزیت بھی اسی طرح کی جائے،اس کی خاطر مخصوص ایام متعین کرنا اور خیمے نصب کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ چیز اللہ کے رسول[صلی اللہ علیہ وسلم] اور آپ کے صحابہ سے یا کسی امام سے ثابت نہیں ہے ،اب اگر یہ جائز ہی ہوتا تو اللہ کے رسول[صلی اللہ علیہ وسلم] اسے ضرور کرتے جب آپ کے چچا حمزہ بن عبدالمطلب [رضی اللہ عنہ] شہید کئے گئے،آپ کے چچیرے بھائی جعفر[رضی اللہ عنہ] شہید کئے گئے ،آپ کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا،آپ کی صاحبزادی زینب فوت ہوئیں اور آپ[صلی اللہ علیہ وسلم] کے زمانہ میں آپ کے پاک صحابہ کا انتقال ہوا، پھر اللہ کے رسول[صلی اللہ علیہ وسلم] کا انتقال

ھوا، مسلمانوں اور صحابہ کے دلوں میں آپ کے تئیں سخت محبت پائی جاتی تھی [پھر بھی ایسا کچھ نہ ھوا]، اگر اجتماعات مشروع ھوتے تو یہ لوگ ضرور کرتے، ایسے ہی ابوبکر [رضی اللہ عنہ] وعمر [رضی اللہ عنہ] اور عثمان [رضی اللہ عنہ] وعلی [رضی اللہ عنہ] کا انتقال ھوا، اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] کی ازواج مطہرات اور تمام صحابہ کا انتقال ھوا اور کہیں کوئی ایسی وضاحت نہیں کہ کسی نے ان کے لئے تعزیت قائم کی ھو یا اس کے لئے اکٹھے ھوئے ھوں، لہٰذا اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ تعزیت کے لئے محفل منعقد کرنا اور اس میں حاضر ھونے والوں کے لئے کھانا تیار کرنا ایک منکر بدعت ہے دین میں اس کی کوئی اصل نہیں، بلکہ اس کا انکار کیا جانا لازم ہے، اور جو ان کے قیام پر معاون ھوگا وہ گنہگار ھوگا کیونکہ آج نئی نسلیں اجتماعات کرتی ہیں اور جمع ھونے والوں کے لئے کھانا تیار کرتی ہیں .اور جہاں تک میت کے اہل خانہ کے لئے کھانا تیار کرنے کی بات ہے تو اس کے متعلق بزرگ صحابی جریر بن عبداللہ البجلی [رضی اللہ عنہ] فرماتے ہیں کہ ہم صحابہ کی جماعت میت کے اہل خانہ کے لئے جمع

ہوتے اور کھانا تیار کرتے تھے[اسے امام احمد نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے]

اور میت کے اہل خانہ اوران کے پڑوسیوں اوران کے اقرباء کے لئے کھانا پیش کرنا سنت ہے. ابو داؤد نے عبد اللہ بن جعفر [رضی اللہ عنہ] سے روایت کیا ہے کہ جب جعفر کی وفات کی خبر آپ کو ملی کہ ان کو شہید کر دیا گیا تو فرمایا: اہل جعفر کے کھانا تیار کرو کیونکہ ان کو ان کی مصیبت نے مشغول کر رکھا ہے

[احمد ۱/۲۰۵] ترمذی[۹۹۸] ابن ماجہ[۱۶۱۰][امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے]

اور میت کے گھر والوں کو کھانا ان کے گھر میں پیش کیا جائے گا نہ کہ ٹینٹ اور نصب شدہ خیموں میں ان کے لئے کھانا پیش کیا جائے گا، کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ میت کے گھر والے رنج وغم میں مبتلا ہیں، اس لئے ان کے لئے کھانا پیش کیا جارہا ہے، اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے.

اور ہمارے نبی محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] پر اور آپ کے آل واصحاب پر درود وسلام ہوں.

[دائمی فتوی کمیٹی سعودی عرب]

سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن باز [رحمہ اللہ] فرماتے ہیں : ہر مسلمان کے لئے مشروع ہے کہ وہ اپنے بھائی کی تعزیت روح کے نکلنے کے بعد گھر میں، یا مسجد میں، یا قبرستان میں کرے، خواہ یہ تعزیت نماز سے پہلے کی جائے، یا نماز کے بعد کی جائے، اور اگر اس سے ملاقات ہو تو اس کے لئے اس سے مصافحہ کرنا اور اس کو مناسب دعا دینا مشروع ہے جیسے ﴿ أَعْظَمَ اللّٰهُ أَجْرَكَ وَ أَحْسَنَ اللّٰهُ عَزَاكَ وَ جَبَرَ مُصِيْبَتَكَ ﴾
میت اگر مسلمان ہو تو اس کے لئے رحمت و مغفرت کی دعا کرے، اسی طرح عورتیں آپس میں ایک دوسرے کو تعزیت کریں، اور مرد عورت کو اور عورت مرد کی تعزیت کرے، مگر بغیر کسی تنہائی اور مصافحہ کے، اگر عورت محرم نہیں ہے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان کا دین سمجھنے اور اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا کرے، بے شک وہ بہتر ذمہ دار ہے [کتاب البدع والمحد ثات و مالا اصل لہ ص ۲۲۸/ ۲۸۹]

شیخ ابن عثیمین [رحمہ اللہ] فرماتے ہیں کہ: تعزیت کے وقت میت کے اقرباء کو بوسہ دینے کے بارے میں سنت کا کوئی طریقہ مجھے معلوم نہیں، اس لئے اس

کوسنت قرار دینا نا مناسب ہے کیونکہ جو چیز نبی [صلی اللہ علیہ وسلم] اور آپ کے صحابہ سے ثابت نہ ہو، لوگوں کو اس سے اجتناب کرنا مناسب ہے [کتاب البدع والمحدثات ومالا اصل لہ ص ۳۰۴ [فتاوی التعزیہ ص۴۳].

اپنے خاوند کا سوگ منانے والی عورت کے لئے کن احکامات کی پیروی کرنی ہے.

(۱) جس گھر میں اس کے خاوند کا انتقال ہوا ہے، یہ عورت اسی گھر میں رہے، حاجت وضرورت کے مدنظر ہی نکلے مثلاً بیماری کے وقت اسپتال کی زیارت کے لئے اور بازار سے اپنا سامان ضرورت جیسے روٹی وغیرہ خریدنے کے لئے اگر اس کے پاس یہ سب کچھ کرنے کے لئے کوئی اور نہیں ہے، اگر سوگ منانے والی عورت حاملہ ہے تو اس کی عدت وضعِ حمل ہے، اور اگر حاملہ نہیں ہے تو چار ماہ دس دن کی عدت گزارے.

[۲] خوبصورت لباس زیب تن نہ کرے اور اس کے علاوہ لباس پہنے.

[۳] سبھی اقسام کی خوشبو سے اجتناب کرے.

[۴] سونے چاندی اور ہیرے جواہرات کے زیورات وغیرہ سے اجتناب کرے خواہ وہ پٹوں کی شکل میں ہوں یا کنگن وغیرہ ہوں.

[۵] مہندی اور سرمہ کا استعمال نہ کرے اس لئے کہ رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے

سوگ منانے والی عورت کوان سب سے منع فرمایا ہے.

اوراس کے لئے جائز ہے کہ جس وقت وہ چاہے، پانی اور غیر خوشبودار صابن اور بیری سے غسل کرے اوراس کا اپنے رشتہ داروں اوراس قسم کے لوگوں سے بغیر کسی لچک و جھکاؤ کے بات چیت کرنی جائز ہے،اوراس کے لئے جائز ہے کہ اپنے محارم کے ساتھ بیٹھے اوران کی خدمت میں قہوہ اور کھانا وغیرہ پیش کرے،اوراس کے لئے جائز ہے کہ دن رات کسی بھی وقت جب وہ چاہے، اپنے مکان،اپنے مکان کی پھلواری،اپنے مکان کی چھت وغیرہ کا کام یادیگر گھریلو کام کاج کرے، جیسے کھانا تیار کرنا،سلائی کرنا،گھر کوجھاڑو دینا،کپڑے دھلنا اور جانوروں کا دودھ دوہنا اوراس کے علاوہ دیگر وہ سبھی امور جوایک سوگ نہ منانے والی عورت انجام دیتی ہے،اوراس کے لئے دیگرعورتوں کی طرح باپردہ ہوکر چاند کی روشنی میں پھرنا جائز ہے.اوراس کا اپنے سر کا دوپٹہ گرانا جائز ہے اگراس کے پاس محارم ہوں.

فہرست کتاب

نمبر شمار	عناوین	نمبر صفحہ
۱	مقدمہ	۲
۲	میت کو غسل دلانے کے لئے کون سی اشیاء استعمال کی جاتی ہیں	۲۶
۳	میت کو نہلانے کا طریقہ	۲۷
۴	غسل دینے کی تعداد [کتنی مرتبہ غسل دیا جائے؟]	۳۰
۵	میت کو کفن پہنانا	۳۲
۶	نماز جنازہ	۳۴
۷	نماز جنازہ پڑھنے کی فضیلت	۳۴
۸	نماز جنازہ کا حکم	۳۴
۹	نماز جنازہ کی شرطیں	۳۵
۱۰	نماز جنازہ کے ارکان	۳۵

۱۱	نماز جنازہ کی سنتیں	۳۵
۱۲	نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ	۳۶
۱۳	قبر آخرت کی پہلی منزل ہے	۴۲
۱۴	اسلامی بھائی اور بہن ! اللہ آپ سبھی کے اوپر رحم فرمائے ، اس حدیث پر غور کیجئے !	۴۹
۱۵	سبھی طرح کے گناہوں اور بالخصوص ان گناہوں سے پرہیز کیجئے	۶۰
۱۶	اسلامی بھائی اور بہن ! کیا آپ نے اس حدیث پر غور کیا ؟	۶۶
۱۷	کچھ ایسے خلاف شرع امور، قبروں کی زیارت کرتے وقت جن سے اجتناب کرنا ضروری ہے.	۷۰
۱۸	کچھ ایسے خلاف شرع امور، عورتیں جن کا ارتکاب مصیبت کے وقت کرتی ہیں.	۷۲

۱۹	دائمی فتویٰ کمیٹی کا فتویٰ ،تعزیت کی خاطر اجتماع کرنا اور وہاں حاضر ہونے والوں کے لئے کھانا لگانا ایک ناپسندیدہ بدعت ہے،جس کی کوئی اصلیت نہیں.	۷۳
۲۰	اپنے خاوند کا سوگ منانے والی عورت کو کن احکامات کی پابندی کرنی ہے.	۸۱